أفرأيت من اتخذ إلهه هواه



# حقیقت مذہب نیچری و بیان حال نیچریان

مؤلفہ حضرۃ علامہ عالم فیلسوف کامل مولانا سید جمال الدین حسینی

افغانی عم فیضہ للقاصی والدانی

جسکو

فاضل ادیب شاعر لبیب مولوی سید محمد عبد الغفور تخلص بہ شہباز

عظیم آبادی سابق اڈیٹر اخبار دار السلطنۃ کلکتہ نے ترجمہ کیا

۱۸۸۳ع

رفیق پریس کلکتہ مین محمد وزیر مالک مطبع کی اہتمام سی چھپا

طبع اول ۵۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(خط مولوی محمد واصل صاحب)

مولنا جمال الدین حسینی - ان دنون سارے ہندوستان سے کیا ممالک مغربی و شمالی کیا اودھ کیا پنجاب کیا بنگالہ کیا سندھ اور کیا حیدرآباد دکن نیچر کی صدا کانون مین پونہچتی ہے اور ہر شہر و قصبہ مین چند شخص ملقب بہ نیچری پائے جاتے ہین - اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرقہ ہمیشہ بڑھتا جاتا ہے خصوصًا مسلمانون مین - اس گروہ کے اکثر آدمیون سے پوچھا کہ نیچر کی کیا حقیقة ہے - یہ طریقہ کس وقت سے ظاہر ہوا - یہ نیچریون کی جماعة اس نئے مسلک مین مدنیة کی اِصلاح مین کوشش کرتی ہے یا اس کا کوئی اَور مقصد ہے - یہ طریقہ منافی دین ہے یا کسی طرح کی مخالفة نہین رکھتا - مدنیّة اور ہیأةِ اجتماعیہ مین اس طریقہ اور مطلق دِین کے اثرون مین کون سی نسبة ہے - اگر یہ گروہ قدیم ہے تو اب تک جہان مین کیون نہین پھیلا اور اگر نیا ہے تو اس کے وجود پر کون سا اثر مترتّب ہوگا پر نیچریون مین سے کسی ایک نے بھی ان سوالون کا کافی وشافی جواب نہ دیا - اس لئے ملتمس ہون کہ آپ نیچر اور نیچریون کی حقیقة بندے کی خاطر تفصیل وار بیان فرمائین - (امضا) محمد واصل مدرس ریاضی مدرسہ اعزّہ حیدرآباد دکن - ۹ محرم ۱۲۹۸

## نقل نامهٔ گرامی حضرة مولانا سید جمال الدین الحسینی الافغانی المصری عم فیضه



جناب مولوی محمد عبد الغفور صاحب محرّر جریدهٔ اخبار دار السلطنة

بملاحظهٔ منفعتِ عموم و اطلاع کافّهٔ هندیان بر شناعة و فسادِ طریقهٔ نیچریان خواهشمندِ آن بودم که رسالهٔ حقیقةِ مذهبِ نیچری و بیانِ حالِ نیچریان بلسان عذب البیانِ اُردو ترجمه شود - وچون آن جناب را متصف به فضل وکمال دیدم و رغبتِ شمارا در تاییدِ دیانتِ اسلامیه دانستم ازین جهة آنجناب را اذن دادم که این را چنانچه جودتِ ذهن و صفاءِ خاطر و فصاحة و قوةِ بیانِ شما اقتضا میکند بلغتِ اُردو ترجمه نمائید - وامیدوارم که در تسهیل عبارةِ آن غایةِ سعی در ابکار برند تا آنکه عامّهٔ خلق ازان فائده گیرند - لازلتَ مؤیّد الدّین - والسلام

در بلدهٔ کلکته تحریر شد - غرّهٔ شعبان المعظم سنه ۱۲۹۹ھ

از امضاء جمال الدین الحسینی

شرح و بیان کے لیے مین نے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔
ان شاء اللہ آپ جیسے فضل والے دوستون کے خرد و عزیزی کو پسند
آئے گا۔ اور البتہ ارباب عقول صافیہ اُس رسالے کو عبرۃ کی نظر سے
دیکھین گے۔ وہ رسالہ یہ ہے۔

## رسالہ

اَلدِّیْنُ قِوَامُ الْاُمَمِ وَبِہٖ فَلَاحُہَا وَفِیْہِ سَعَادَتُہَا وَعَلَیْہِ مَدَارُہَا۔ یعنی دین امتون
کے قائم رہنے کا سبب ہی اُسی سے اُن کی فلاح اُسی مین اُن کی نیک
بختی اور اُسی پر اُن کا دار و مدار ہے اَلنَّیْشَرِیَّۃُ جُرْثُوْمَۃُ الْفَسَادِ وَاُرُوْمَۃُ
الْاِوْغَادِ وَمِنْہَا خَرَابُ الْبِلَادِ وَبِہَا ہَلَاکُ الْعِبَادِ یعنی نیچری طریقہ فساد کی جڑ
برائیون کی بنیاد ہے اُسی سے شہرون کی ویرانی اور اُسی سے بندگان
خدا کی تباہی ہے۔

نیچر کا لفظ ہندوستان کے تمام حصّون مین آج کل پھیلا ہوا ہے۔ ہر مجمع
ہر محفل مین اس لفظ کا ذکر ہوتا ہے۔ کیا خاص کیا عام ہر کوئی اپنی عقل کے
موافق اس کی ایک ایک توجیہ اور جدا جدا تفسیر کرتا ہی لیکن اُن مین سی اکثر اس
کی حقیقۃ اصل اور وضع سی غافل ہین۔ اس لیے مین نے اپنے نفس پر واجب جانا کہ اس کے
حقیقی معنے اس کی اصلی مراد بیان کرون۔ نیچریون کے حال کی ابتدا سے
توضیح کرون۔ جو جو ضرر اور فساد کہ اس گروہ سی عالم مدنیّۃ اور حیاۃ اجتماعیہ
کے حق مین واقع ہوے ہین اُن کو موافق تاریخ کے مفصلاً شرح و بسط سی لکھون

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی نبیہ بعدہ

اے دوست عزیز۔

نیچر عبارۃ ہے طبیعۃ سے۔ اور نیچری طریقہ وہی دہریۃ طریقہ ہے جو چوتھے اور تیسرے قرن مین مسیح کی پیدایش سے پہلے یونان مین ظاہر ہوا تھا اصلی مقصود اس نیچری گروہ کا یہ ہے کہ دینون کو اُٹھا ڈالیے اور بنیاد اباحۃ و اشتراک کی تمام لوگون مین قائم کیجیے اس مقصد کے پورا کرنے کے لیے ان لوگون نے بڑی بڑی رسا کوششین کین اور مختلف لباس مین اپنے کو ظاہر کیا جس اُمۃ مین کہ یہ جماعۃ پیدا ہوئی۔ اُس کے اخلاق کو بگاڑ کر اُس کے زوال کا سبب ہوئی۔ اگر کوئی اس گروہ کے مبادی و مقاصد مین غور کرے اُس پر بہ خوبی ظاہر ہوگا کہ مدنیۃ کے بگڑنے اور ہیأۃ اجتماعیہ کے تباہ ہونے کے سوی کوئی اور نتیجہ انکی رایون پر مترتب نہین ہونے کا۔ کوئی شک نہین کہ مطلق دین ہیأۃ اجتماعیہ کے انتظام کا سلسلہ ہے۔ دین کے بغیر مدنیۃ کی بنیاد ہرگز مضبوط واستوار نہ ہوگی۔ پر اس گروہ کی پہلی تعلیم یہی ہے کہ دینون کو اُکھیڑ پھینکیے اس طریقہ کے نہ پھیلنے کا سبب باوجودیکہ اس کو ظاہر ہوے بہت قرن ہوے یہ ہے کہ انتظام عالم انسانی نے کہ خدا کی حکمت بالغہ کا اثر ہے نفوس بشریہ کو ہمیشہ اس امر پر قائم رکھا کہ اس طریقے کے زائل کرنے مین کوشش کی جاے چنانچہ اسی وجہ سے کبھی اس کو ثبات و پایداری حاصل نہ ہوئی جو کچھ کہ یہان تک مذکور ہوا اس کی

(۱) اباحۃ و اشتراک یعنی یہ عقیدہ کہ اموال و مناکح۔ ماکل و مشارب کل مباح۔ عالم کے تمام لوگ دنیا کی ساری چیزون مین ساجھی۔ دنیا کی ساری چیزین اُن کے درمیان مشترک۔

نام سے نامزد ہوا۔ جب اس سے مادّون کی مختلف تاثیرون
اور اُن کے قسم قسم کے خاصّون کی نسبة سوال کیا گیا اس
جماعة کے پیشواؤن نے جواب دیا کہ یہ ساری لازمی تاثیرین
مادّون کی طبیعة سے پیدا ہوئی ہین۔ طبیعة کو فرانسیسی زبان
مین (ناتوُر) اور انگریزی مین (نیچر) کہتے ہین۔ اسی وجہ
سے یہ جماعة طبیعیین کے ساتھ بھی مشہور ہوئی۔ طبیعی کو
فرانسیسی زبان مین (ناتورلیسم) اور مادّی کو (ماتیرلیسم)
کہتے ہین۔

پھر بعد اس کے اس گروہ یعنی مادّیین نے ستارون کی تکوّن
اور نباتات و حیوانات کی پیدایش کی کیفیة مین اختلاف کیا۔
بعض تو اس مذہب پر چلے کہ علوی اور سفلی ہیأتون کی
پیدایش اور ان محکم و استوار موالید کا تکوّن برحسب اتفاق
(بلا علّة) ہوا ہے۔ اور گویا یہ لوگ اپنی عقل کی کمی سے
ترجیح بلا مرجّح کے قائل ہوے (اس لیے کہ ان صورتون
کے حصول کو بلا علّة سمجھے)۔ ابتداءً یہ قول ذیمقراطیس سے
ظاہر ہوا جس نے کہا کہ جمیع ارضیات و سماویات ایسے
چھوٹے چھوٹے کرخت اجزا سے مرکّب ہین جو بالطبع متحرک
اور از روے اتفاق اس ہیأة و شکل مین جلوہ گر ہوے ہین
اور بعض اس کے قائل ہوے کہ سماویات اور کرۂ زمین اول سے

اور عقلی دلیل سے دکھاؤن کہ جس ملۃ مین یہ گروہ پایا جاے گا لا محالہ
اُس کے زوال اور اُس کے اضمحلال کا باعث ہوگا۔

*یونانی حکما کے دو گروہ*

اس بارہ مین صحیح تواریخ سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ چوتھے
اور تیسرے قرن مین مسیح کی پیدایش سے پہلے یونان کے حکما
دو گروہ پر منقسم ہوے۔ ایک گروہ اس مذہب پر چلا کہ ان حسی
موجودات اور ان مادی تکوّنات کے علاوہ ایسے موجودات بھی ہین
جو مادی اور مدت سے مجرّد۔ اجسام کے لوازم و عوارض سے منزہ
اور جسمانی نقصون سے پاک ہون۔ اور اس قول کا قائل ہوا کہ
ان مادّی اور مجرّد موجودات کا سلسلہ ایک ایسے مجرّد موجود
تک پونہچتا ہے جو ساری وجہون سے بسیط ہے۔ کسی وجہ سے
اُس مین تالّف و ترکّب متصور نہین ہوتا۔ اُس کا وجود اُس کی
عین ماہیۃ و حقیقۃ۔ اور اُس کی ماہیۃ و حقیقۃ اُس کا عین وجود
ہے۔ وہی پہلی علّۃ حقیقی باعث اصلی موجب اور جمیع موجودات
کا کیا مادّی کیا مجرّد خالق ہے۔ یہ جماعۃ متالہین یعنی خدا
پرستون کے نام سے مشہور ہوئی جیسے فیثاغورس سقراط
افلاطون ارسطو اور مثل ان کے۔

*متالہین یعنی خدا پرستون کا گروہ*

دوسرے گروہ نے اس پر اعتقاد کیا کہ (میٹر) یعنی مادّے
اور مادّیات کے سوی جو کہ پانچ حواس مین سے کسی ایک سے
دریافت ہون دوسری کوئی چیز موجود نہین۔ یہ گروہ مادّیین

صورة مین متبدل ہوکر اس موجودہ صورة کو پونہچے ہین۔ یہ گمان ذابیقور
سے ظاہر ہوا جو کہ (دیو جانس کلبی) کے پیرووں مین ہے
اور جس نے کہا کہ انسان پہلے سور کی طرح بالون بھرا تھا۔ اس
اچھی شکل کو رفتہ رفتہ پونہچا ہے ۔۔ لیکن کوئی دلیل اس پر قائم
نہ کی کہ مرورِ زمان کو کیون صورتون کے تبدل کی علۃ ہونا چاہیے
اس گروہ یعنی نیچریون کی متاخرین نے جب دیکھا کہ علم جیالوجی
یعنی طبقات الارض نے عدم تناہی سلسلۂ انواع کا قول باطل
کر دیا لہذا اُس قول سے باز رہا ۔ پھر بعد ازان اختلاف کیا۔
اولاً اصلون کی پیدایش مین انواع نباتات و حیوانات کے
ایک گروہ نے یہ کہا کہ انواع کی کل اصلین اُس وقت پیدا
ہوئین جب کہ کرۂ زمین کے التہاب و شعلہ فشانی نے کمی
کی طرف رخ کیا۔ اب کسی طرح کوئی اصل پیدا نہین ہوتی۔
[illegible] جماعۃ یون قائل ہوئی کہ اب بھی اصلون کی پیدایش ۔
خصوصاً خطِ استوا مین حرارۃ کی شدۃ کی وجہ سے ہوتی ہے
پر یہ دونون گروہ اِن اصلون کے اسبابِ زندگی کے بیان سے
عاجز رہے اب چاہیے وہ زندگی یہ حیاۃ نباتیہ ہو خواہ یہ حیاۃ
حیوانیہ ۔ خصوصاً اُس وقت مین جب کہ اُنھون نے دیکھا کہ حیاۃ
اُن اصلون کے عناصر مین فاعل اور اُن کو باہم ملے رہنے کا موجب
ہے ۔ اور وہی اجزاء غیر حیہ (بے جان) کو غذا کر کے جاندار او

اسی شکل پر ہین اور برابر اسی شکل پر رہین گے - انواعِ نباتات و حیوانات کے سلسلے کی کوئی ابتدا نہین - ہر بیج مین ایک چھپی ہوئی پودھ ہے پھر اون سب چھپی ہوئی پودھون مین چھپے چھپے بیج وَہلُمّ جرًّا - اسی طرح حیوانات کی ہر اصل (نطفے) مین کامل خلقہ کی حالت مین ایک چھپا ہوا حیوان اور پھر ان چھپے ہوے حیوانون مین چھپی چھپی اصلین (نطفے) ہین وَ ہٰکذا الیٰ غیرِ النہایہ -

جواب

اور اس گروہ نے اپنے اس عقیدے اور مقولے مین اس بات کا خیال نہین کیا کہ اس قول اور عقیدے سے مقدار متناہی مین مقادیر غیر متناہیہ کا وجود لازم آتا ہے -

ایک جماعت نے یہ اعتقاد کیا کہ انواعِ نباتات و حیوانات کا سلسلہ بھی جیسے کہ علوی اور سفلی نظام اور ہیأتین قدیم ہین قدیم ہے لیکن نباتات و حیوانات کی اصلین (تخم و نطفہ) ازلی نہین بلکہ ان کے افراد مین سے ہر فرد ان اصلون (تخمون اور نطفون) کے ناقون کے لیے بمنزلہ قالب کے ہے جو اُس کے مشابہ اور ہمشکل ہون اور اس سے بے خبری رہی کہ بہتیرے حیوان ہین کہ ہین تو ناقص الاعضا مگر اُن سے حیوان کامل الخلقہ پیدا ہوتا ہے -

جواب

اور ایک گروہ نے اپنے گمان کو بطور اجمال بیان کر کے یون کہا کہ انواع نباتات و حیوانات بمرورِ زمان و توالی دہور ایک صورۃ سے دوسری

مین سے کسی ایک مین بھی عناصر بسیط مین کمی بیشی نہین ہوتی
پس اختصاص و امتیاز کہان سے آیا اور ایک صنف نے یہ قرار دیا
کہ جمیع انواع خصوصًا حیوانات کی اصلین باہم برابر ہین - کوئی فرق
اور تفاوت نہین - اور انواع کو امتیاز جوہری حقیقی بھی نہین
ہوتا - اسی واسطے یہ لوگ قائل ہوے کہ اصلین زمان و مکان
کے مقتضی سے حاجتون اور ضرورتون کے موافق خارجی قسر
کرنے والون کے بموجب ایک نوع سے دوسرے نوع مین
منتقل اور ایک صورۃ سے دوسری صورۃ مین متحول ہوتی
رہتی ہین - اس گروہ کا سردار ؁ (داروِن) ہے - اُس نے
ایک کتاب تالیف کی ہے جس مین وہ بیان کرتا ہے کہ انسان
کی اصل بندر تھی - رفتہ رفتہ پے بہ پے آنے والے قرنون
مین خارجی علتون کے سبب میمونی صورۃ سے تبدیل و تغیر
پاکر (اُرَنگ اُوتان) کے برزخ مین پونہچا - پھر اُس صورۃ
سے منتقل ہوکر پہلے انسانی درجے مین قدم رکھا جو (یام یام)*
اور کل زنگیون کی جنس ہے - بعد اس کے بعض افراد
انسان نے عروج کرکے زنگیون کے افق سے کچھ بلند افق
پر مقام کیا اور وہ قوقا سے انسان کا افق ہے - اس شخص
کے زعم کے موافق ممکن ہے کہ قرنون کے گزرنے اور
زمانے کی گردش سے بتدریج مچھر ہاتھی اور ہاتھی مچھر ہوجائین -

؁ داروِن ایک انگریزی طبیب کا نام ہے جس نے چند روز ہوئے قضا کی [illegible]
* بن مانس سودانیون کی ایک قوم ہے - اشخاص اس قوم کے نہایت پست قد - کمال بدصورت
اور قریب قریب بندر کی شکل کے ہوتے ہین -

زندہ بنا دیتی ہے۔ اور جس وقت کہ اُس حیاۃ میں کوئی نقصان ہو
اُن عناصر کے تماسک (روک تھام) اور تجاذب (کشش)
میں سستی اور بودا پن ہو جایا کرتا ہے۔

اور ایک گروہ کو ایسا خیال ہوا کہ یہ اَصلین زمین کے ساتھ
کرۂ آفتاب سے جدا ہوتے وقت ہو گئی ہین۔

جواب

اور یہ بہت ہی عجیب ہے کیون کہ وہ قائل ہین زمین اُس
وقت مین ایک آگ کا ٹکڑا تھی۔ پھر یہ کیونکر ہوا کہ وہ اَصلین
اور بیج جل کر خاک سیاہ اور اُن کے اجزا ایک دوسرے
سے جدا نہ ہو گئے۔

ثانیاً نیچریون یعنی مادیین کی اس جماعتِ متاخرین نے اُن
اَصلون کے حالہ نقص سے کمال اور عالم ناتمامی سے اِن
استوار اور مُحکم صورتون اور شکلون مین آنے کی نسبتہ
اختلاف کیا۔

بعض تو اس مذہب پر چلے کہ ہر نوع کے لیے مخصوص اصلین
ہین۔ وہ اصلین اپنی طبیعت کے مقتضا سے حرکت کر کے اور
غذا کرنے سے اجزاے غیر حیّہ کو اپنا جز بنا کے اپنی نوع
کے لباس مین جلوہ گر ہوتی ہین۔ اور اس سے تغافل کیا

عجب

کہ تحلیل کیمیاوی مین انسان بیل اور گدھے کے نطفون
مین کوئی تفاوت ظاہر نہین ہوتا اور اُن کے نطفون

بلکہ اگر اُس سے کہا جاے کہ اُن ناقص الخلقۃ اور بے شعور اصلون
کو ان مضبوط و استوار اعضا و جوارح ظاہریۃ و باطنیۃ کے حاصل
کرنے کی راہ کس نے دکھائی کہ جن کی مضبوطی اور استواری کا بھید
پانے سے حکما عاجز اور جن کے منافع اور فوائد کے شمار سے فن یا لوجی
والے قاصر رہے۔ اور اندھی احتیاج نابینا حاجۃ مندی کیونکر ایسے
مرشد کامل اور اصلون کے ان صوری و معنوی کمالات کی طرف ایسی راہبر دانا
ہوئی۔ ابد تک حیرۃ کے دریا سے سر نہ اُبھارے گا۔ اس بیچاری کو فقط اس ادھوری
مشابہۃ اور ہمشکلی نے خرافات کے بن میں ڈالا ہے جو انسان اور بندر کے درمیان
ہی اور اپنے دل کی تسکین کے لیے اس شخص نے چند واہیات
باتون سے دلیل پکڑی ہے ایک یہ کہ جو گھوڑے عرب مین پیدا
ہوتے ہین اُن سے سبیریا اور بلادِ روس کے گھوڑون کے
بال زیادہ ہوتے ہین۔ اس کا سبب حاجۃ اور عدم حاجۃ
کو قرار دیا ہے۔ حال آنکہ اس کی علّۃ بعینہ وہی علّۃ ہے
جو ایک ہی سرزمین مین مختلف سالون مین نباتات کی کثرۃ
و قلّۃ کے لیے ہوا کہاتی ہے موافق بارش اور پانی کی زیادتی
و کمی کے اور وہی علۃ جو گرم شہرون کے باشندون کے مٹاپے
اور فربہی کے لیے ہے یہ سبب تحلیل کی زیادتی و کمی کے۔
دوسرے یہ کہ وہ روایۃ کرتا ہے کہ ایک جماعۃ اپنے کتون
کی دُمین کاٹ ڈالا کرتی۔ جب اُس جماعۃ نے کئی قرن

اور اگر اس سے پوچھا جاے کہ انواع اشجار و نباتات جو ہندوستان
کے جنگلون اور جھاڑیون مین قدیم الایام سے ہین اور جو زمین کے
ایک ہی قطعے مین پاے درگل رہتے اور ایک ہی آب و ہوا مین
پرورش پاتے ہین پھر کس وجہ سے وہ سب کے سب ساخت
درازی پتیون پھول پھل مزے اور عمر مین ایک دوسرے
سے مختلف ہوا کرتے ہین — اور کن خارجی علتون نے باوجود
آب و ہوا کے ایک ہونے کے ان مین تاثیر کی ہے البتہ عجز
کے بغیر کوئی اور بات ظاہر نہین کرنے کا۔

اور اگر اس سے کہا جاے کہ یورال جھیل اور کاسپین سمندر
کی مچھلیون کی شکلین اور ہیأتین باوجود ماکل و مشرب مین مشترک
ہو[illegible]ر ایک ہی سبد مین مسابقہ (گھوڑ دوڑ) کرنے کے کیون
مختلف ہین تو بغلین جھانکنے کے سوی اور کیا جواب دیگا۔

اور اسیطرح اگر اس سے ان مختلف الصور والاقوام حیوانون
کی نسبت سوال ہو جو ایک منطقے[1] مین رہتے ہون اور جن کی
زندگی اور منطقون مین دشوار ہو۔

یا ان متبائن الخلقۃ والترکیب حشرات کی بابۃ پوچھا جاے
جو مسافات بعیدہ کے قطع کرنے کی قدرۃ نہین رکھتے تو سکوت
کے سوی کیا علۃ بیان کرے گا۔



[1] منطقہ کرۂ ارض کی قسمۃ جغرافی ہے یعنی علماے جغرافیہ نے باعتبار حرارۃ و برودۃ و اعتدال موسم کے زمین کے تین حصے کیے ہین اور ہر ایک کا نام منطقہ رکھا ہے۔ ایک کو منطقہ حارہ کہتے ہین۔ دوسرے کو باردہ۔ تیسرے کو معتدلہ۔

(چاہے وہ جسم جاندار نباتی ہون یا حیوانی) نشو و ارہوتا ہے نوع اور شخص کے حفظ کے لیے آلات و جوارح کی مراعات اور زمان مکان اور فصل کا لحاظ کرتا ہے اور چونکہ مثل مشہور ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد اسلیے یہ فرقہ اس بات کو بھول گیا کہ خود اسی جماعت اور سارے متاخرین مادیین کا یہ اعتقاد کہ یہ اجسام ذیمقراطیسی اجزا سے مرکب ہین اس اصل کو جسے ہزار جد و جہد سے حاصل اور جس سے اپنے دل کو راضی کیا تھا مختل اور بے سود کیے دیتا ہے۔ کیونکہ ہر ذیمقراطیسی جزء کو اس وقت مین ایک خاص قوۃ اور ایک خاص شعور ہے اس لیے کہ ممکن نہین کہ عرض واحد بوحدۃ شخصیہ دو محل پر قائم ہو سکے اور جب ایسا ہوا تو مین ان سے سوال کرتا اور کہتا ہون کہ منفصل اور منتشر اجزا کہان سے ایک دوسرے کے مقصد سے آگاہ ہوے اور کس آلے سے انھون نے اپنے مطالب سمجھا لیے۔ اور کون سی مجلس پارلیمنٹ اور محفل سنٹ مین ان اچھے اور عجیب تکوّنات کی تشکیل کے واسطے مشورہ کر لیا۔

اور کیونکر ان بکھرے ہوے اجزا نے جان لیا کہ اگر ہم کسی گنجشک کے بیضے مین ہون تو چاہیے کہ وہان دانہ چگنے والی چڑیان کی شکل بن جائین اور نول اور پوٹے کی اس طور پر تشکیل کرین کہ چڑیا کی زندگی کے لائق ہو۔ اور اگر کسی شاہین یا

اسی فعل پر ہمیشگی کی تو اُن کتون سے بے دم کے بچے پیدا
ہونے لگے - گویا اُس کا قول یہ ہے کہ جب دُم کی حاجۃ نہ رہی
اُس کے دینے سے طبیعۃ نے بھی انکار کیا - پر یہ بے چارہ
اس خبر کے سننے کی طرف سے بہرا ہے کہ عرب اور عبری خدا
جانے کتنے ہزار برس ہوے کہ جب سے برابر ختنہ کراتے
آتے ہین لیکن باوجود اس کے اُن مین سے ایک بھی آج تک
مختون پیدا نہین ہوا -
اور بعضے ان مادّیین یعنی نیچریون کے متاخرین سے جب اپنے
اسلاف کے اقوال کی برائیون پر مطلع ہوے اُن کی رایون
سے اعراض کر کے ایک نئی طرز اختیار کی - اور قائل ہوے
کہ ممکن نہین بے شعور مادّہ ان پایدار نظامون اور ان استوار
ہیأتون اچھی شکلون اور خوبصورۃ اور عجیب صورتون
کی علّۃ اور موجب ہو - اسی وجہ سے اس پر چلے کہ ان علوی
سفلی انتظامون کا سبب اور ان ساری صورتون کا مقتضی
تین چیزین ہین میٹر فورس انٹلجنس یعنی مادّہ قوۃ ادراک
اور ایسا گمان کیا کہ مادّے نے اس قوۃ کے سبب جو اُس
مین رہتی ہے اور اپنے شعور اور ادراک کی مدد سے اپنے
کو ان محکم شکلون اور ہیأتون مین جلوہ دیا اور دیتا ہے -
اور جب کہ جاندار جسمون کی صورتون کے پیرایے مین

مین جزء ذیمقراطیسی کے کہ میکرا سکوپ (ذرّہ بین) سے بھی نظر نہین آتا نامتناہی ابعاد ہون گے ۔ کیون کہ ہر علمی صورۃ جوکسی مادّے مین مرتسم ہوگی وہ لامحالہ اُس کے بُعد کے ایک جزء کو گھیر لے گی ۔ اور اُس جزء کی علمی صورتین اس فاسد راے کی بنا پر نامتناہی ہین ۔ پس چاہیے کہ اُس متناہی جزء مین نامتناہی اَبعاد قائم ہون ۔ اور یہ ازروے بداہتہ عقل کے باطل ہے ۔

ثانیاً جب ذیمقراطیسی اَجزا ایسے سمجھ بوجھ والے ہین تو پھر اپنے مکوّنات کو جو عبارۃ ہے اُن کے ہی نفس سے کمال کو کیون نہین پونہچاتے ۔ اور اپنے آپ مین درد و دکھ الم پھر کیون پیدا کرتے ہین اور کیا سبب ہے کہ انسان اور سارے حیوانات کا ادراک جو کہ اس قول کے مطابق عین انھین اجزا کا ادراک ہے اپنی کُنہ حال تک پونہچنے سے عاجز اور اپنی حیاۃ کے بچانے مین قاصر ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ متاخّرین مادّیین سارے خرافات کے ساتھ بھی بعض امر مین حیران رہ کر قادر نہ ہوے کہ اپنی کسی مبادی و اُصول فاسدہ سے طبیعۃ ہو خواہ شعور منطبق کرین ۔ کیون کہ اُنھون نے دیکھا کہ بعض مختلف الخواصّ موجودات کو جب تحلیل کرتے ہین اَصلی عناصر اُن کے ایک ہی ہوتے ہین ۔ لہذا اِن ساری زٹلیات کے بعد رجماً بالغیب اس امر کے قائل ہوے کہ ذیمقراطیسی اجزا کی مختلف

عقاب کے بیضے مین ہون تو چاہیے نول اور پنجہ اُس کا ایسا
بنائین کہ شکار کرنے کے کام آئین۔ کہان سے قبل وقوع کے
جان لیا کہ یہ پرند گوشت خوار ہوگا۔ اور جس وقت کسی کتیا کے
مشیمے مین کتیا کی شکل صورۃ قبول کی اُس وقت کس طرح
سے پیش از حصول سمجھ لیا کہ یہ کتیا بعد مین حاملہ ہوگی۔ اس کے
ایک ہی حمول مین متعدد بچے ہون گے پس اس کے لیے
متعدد پستانین بنانی چاہیین۔ اور ان بکھرے ہوے اجزا نے
کیون کر سمجھ لیا کہ حیوانات اپنی زیست مین دل پھیپھڑے کلیجے
تلی مخ اور سارے اعضا و جوارح کیطرف محتاج ہین۔
البتہ یہ گروہ ان سوالون کے سننے کے بعد دریاے حیرۃ مین
غوطہ کھاکر کچھ جواب نہین دے سکے گا مگر یہ عقل کی آنکھین
اندھی کرکے یون گویا ہو کہ ان ذیمقراطیسی اجزا مین سے ہر ایک
جزو سب کائنات کو جانتا اور تمام اجزا سے جو عالم وجود مین ہین
اب چاہے عالم علوی مین ہون خواہ عالم سفلی مین واقف و
آگاہ ہے اور اسی وجہ سے ہے کہ اُن مین سے ہر ایک نے اپنی
حرکتون کو اور اجزا کی حرکتون کے موافق کر لیا تا کوئی بات خلاف
انتظام نہ ہو۔ اور اسی سبب سے عالم ایک نظام اور ایک تیرے
پر قائم و دائم ہے۔

پس اس وقت ہم کہو لگا کہ اولاً اس قول سے لازم آتا ہے کہ اس بعد صغیر

ء منتہی الیہ مخ از طرف قفا

بیان کرون اور ادیان خاص کر دین اسلام کی تفضیلة برتری اور
منافع کی توضیح وتبیین کرون۔

پس مین کہتا ہون کہ ماڈیّین یعنی نیچری بے شمار شکلون انواع طرح
کی صورتون اور گوناگون ہیأتون مین مختلف نامون کے ساتھ قومون
اور فرقون مین ظاہر ہوے ہین۔ کبھی اپنے کو حکیم کے نام سے
ظاہر کیا۔ کبھی ظلم کے اُٹھانے والون جور کے دفع کرنے والون کے
پیرایے مین جلوہ فرمائی کی۔ کسی وقت اسرار کے جاننے والون۔
رموز و حقائق کے کھولنے والون اور علم باطن والون کے لباس
مین میدان مین قدم رکھا۔ کسی زمانے مین دعوی کیا کہ ہمارا مقصود
خرافات کو رفع اور اُمتون کی عقلون کو روشن کرنا ہے۔ کسی گھڑی
فقیرون کے دوست کمزورون کے حامی اور بیچارون کے خیرخواہ
کی صورة مین نمودار ہوے۔ کسی ساعة اپنے فاسد مقصدون کے
پورا کرنے کے لیے نبوة کا دعوی کر بیٹھے* مثل اور جھوٹے نبیون
کے۔ اور کبھی کبھی مؤدّب مہذّب اور خیرخواہ اُمة بھی اپنا نام مشہور کیا
لیکن جس گروہ مین کہ یہ پائے گیے۔ جس قوم مین کہ ظاہر ہوے۔
جس اُمة مین کہ ظہور کیا۔ اور جس لباس اور جس نام سے کہ نمودار
ہوے اپنے فاسد مبادی باطل اصول ضرر پہونچانے والی تعلیمون
ہلاک کرنے والی رایون اور جانین تلف کرنے والے قولون
کے سبب اُس گروہ کے زوال کا موجب اُس قوم کے اضمحلال

* جیسے جھوٹے پیمبر اپنے اُسی دعوی نبوة کے موافق برابر کاربند رہتے اور یہ نیچری دعوی نبوة کے بعد اباحة و اشتراک کے شائع کرنے مین کوشان ہوتے اور آخر الامر کہتے کہ ہم نبی نہ خدا کے رسول ۱۲ منہ

شکلین ہین - اور اُن مختلف شکل کے اجزا پر موافق اختلاف
اوضاع باہمی اُن کے متبائن آثار مترتب ہوتے ہین -
بالجملہ یہ وس مذہب اُس گروہ کے ہین جو خدائی سے انکار
کرتا ہے اور صانع کے وجود کا قائل نہین - اور یہ گروہ اپنے
اور خداپرستون دونون کے عرف مین مادیّین طبیعیین اور
دہریّین کے نام سے نامزد ہوا -
ہم بعد مین ایک رسالہ اِن کے مذہب کی تفصیل مین لکھین گے
اور اِس گروہ کے اصول کے بگاڑ کو عقلی دلیلون سے ظاہر
وآشکارا کرینگے - ایسا گمان نہ ہو کہ اُس وقت ہندوستان
کے اِن بیاچودن یعنی خلبوسون (پہلوان پنبون) پر اعتراض
کرنا ہمارا مقصود ہوگا - ہرگز نہین - کیونکہ انھین علم اور
عقل اور معرفت سے بہرہ نہین بلکہ انسانیّت سے بھی بہرہ نہین
رکھتے - البتہ اس قسم کے اشخاص نہ تو قابل سوال ہین نہ لائق جواب
وخطاب - اگر اِن مین کوئی قابلیّت بھی تو وہ یہ ہے کہ جب کوئی جاتا
کہ اُمم متمدّنہ کے تھیٹر یا کٹھ پتلی کا تماشا کیجے تو اُس وقت یہ کام آتے
ہین - بلکہ اصلی غرض واقعی امر کا بیان کرنا حقیقۃ کا کھولنا - اور
حق کا ظاہر کرنا ہوگا - لیکن اِس وقت چاہتا ہون کہ فقط اُن مفسدون
کو جو مادیّین یعنی نیچریون کے گروہ سے عالم مدنیّۃ مین واقع ہوے
ہین اور اُن ضررون کو جو اِن کی تعلیم سے ہیأۃ اجتماعیہ کو پہنچے ہین

[illegible] کی تفصیل مین [illegible]

ؔ بیاچو فرانسیسی زبان مین اُس مسخرے بازی گر کو کہتے ہین جو بغیر اُس کے کہ رسی پر چڑھے نیچے ہی نٹ بازی کی تقلید کرے اور اپنی مسخرآمیز چال اور بیہودہ حرکات سے تماشائیون کو ہنساتا رہے - بیاچو کو عربی مین خلبوس اور فارسی مین پہلوان پنبہ کہتے ہین -

واسطے جو قبائل کے برباد کرنے والے ہین موجبِ فعّال ہے۔

اُن تین بڑے عقیدون مین سے اول اس بات کا اعتقاد ہے کہ انسان زمین کا فرشتہ اور وہی اشرفِ مخلوقات ہے۔ دوم اس بات کا یقین کہ اُس کی اُمّتہ تمام اُمم سے اشرف ہے اور اُس کی اُمّتہ کے سوا سبھی سب باطل اور گمراہی پر ہین۔ سوم اس بات پر وثوق کہ انسان اس عالم مین اُن لائق کمالات کے حاصل کرنے کو آیا ہے جن کے ساتھ وہ ایک ایسے عالم کی طرف منتقل ہوگا جو اس تنگ و تاریک عالم سے کہ حقیقت مین بیت الاحزان کے نام کے لائق ہے کہین افضل اعلیٰ کشادہ اور اتم ہے۔

اور اِن تین عقیدون کی بڑی بڑی تاثیرون سے ہیأتِ اجتماعیہ مین۔ بڑے بڑے منافع سے مدنیّۃ مین۔ ہر ایک کے کثیر فائدون سے اُمّتون کے انتظامات و روابط مین اِن مین سے ہر ایک کے اچھے اچھے ثمرون سے نوعِ انسانی کی بقا اور اُس کے افراد کی باہمی زیست مین بطریق صلح و صلاح کے۔ اور ان مین سے ہر ایک کے عمدہ عمدہ نتیجون سے ملّتون کی ترقیون اور عقلی و نفسی کمالون مین غفلت نہ کرنی چاہیے۔ اس وجہ سے کہ ہر اعتقاد کے لیے بالبداہۃ خواص و لوازم ہین جن کا اُس سے جدا ہونا محال ہے۔

انسان کے اس اعتقاد کے لوازم مین سے کہ اُس کی نوع اشرف مخلوقات ہے ایک لازمہ تو یہ ہی کہ وہ قسرًا* بہیمی خصلتون کو بُرا جانے گا اور حیوانی صفتون سے

ان تین اعتقادون کی افضلیت

اعتقاد اول کے لوازم انسان اشرف

۵ یعنی علّتِ موثرہ۔ * یعنی دوسرے کے دباو سے۔ قہرًا جبرًا۔

کا باعث اور اس امّت کی نیستی کی علّة ہوے۔ اور اُن امّتون کی ہیأةِ
اجتماعیّہ کو نیست و نابود کر کے اُن کے اَفراد و آحاد کو متفرق کر ڈالا۔

کیون کہ انسان ظَلوم و جَہول اور اس مخلوق خیانة کار و پر حرص و خونخوار
کو دنیون کے سبب صدر اول مین چند عقیدے اور چند خصلتین
حاصل ہوئی تھین کہ اُمّتین اور قبیلے اُن عقیدون اور خصلتون
کو اپنے باپ دادا سے بطورِ ارث اخذ کر کے اُن سے اپنے
اخلاق کی تعدیل شر و فساد سے جو ہیأةِ اجتماعیّہ کا برہم کرنے
والا ہے پرہیز اور اُن کے نتائج سے اپنی عقلون کو ایسے معارف
سے کہ سعادة کا سبب اور مدنیّة کی بنیاد ہین روشن کرتے۔ اور
اسی وجہ سے اُن کو ایک قسم کا قیام و ثبات حاصل ہوتا۔ اور یہ نیچریون
کا گروہ جس اُمّة مین کہ ظاہر ہوتا اُنھین عقیدون کے باطل کرنے اُنھین
خصلتون کے بگاڑنے مین کوشش کرتا۔ جس سے اُس اُمّة کے
ارکان ہیأةِ اجتماعیّہ مین خلل راہ پاتا۔ اور وہ ارکان ایک دوسرے
سے جدا ہونے لگتے حتّی کہ بالکل مضمحل و نابود ہو جاتے۔ چنانچہ یہ
اب بھی اسی فاسد طریقے پر چلتے ہین۔

اس کا بیانِ واضح یہ ہے کہ انسان کو مدّتون سے تین اعتقاد اور تین
خصلتین دینیون کے سبب حاصل ہوئی ہین جن مین سے ہر ایک خصلة ملّتون
کی قیام ہیأة اجتماعیّہ کی پایداری کے لیے ایک رکن استوار مدنیّة امّتون اور
قبیلون کی ترقی کے حق مین اساس محکم اور اُن شر و فساد کے دفع کے

دینیون سے تین اعتقادون اور تین خصلتون کا حاصل ہونا

بہت بڑا اثر ڈالنے والا ہے۔

غور کرو اگر کسی قوم یا قبیلے کا اس طرح کا اعتقاد نہ ہو بلکہ ضد اس کے اُس
کے آحاد و افراد کا ایسا عقیدہ ہو کہ انسان سارے حیوان کے مثل ہی
بلکہ اُن سے بھی پیچھے ہے تو کس قدر ردی اور رذیل باتین اُن سے
سرزد ہون گی اور کیا کیا شرارتین اُن سے ظہور مین آئین گی۔ اُن
کے نفوس کتنے پست اور ردی ہو جائین گے۔ اور اُن کی عقلون کو
کیون کر سکون حاصل ہوگا اور کیون کر حرکات فکریّہ سے باز رہین گے
اس یقین کے خواص مین سے کہ اُس کی اُمّت تمام امم سے افضل
ہے اور اُس کے سوا سب باطل ہے ایک یہ ہے کہ لامحالہ اس عقیدے
والا ساری اُمّتون کی مباراة مجاراة اور ہمسری کے درپے ہوگا
فضائل کے میدان مین اُن سے پیش قدمی کرے گا۔ بلکہ انسانیّہ
کی ساری ترقیون مین کیا عقلی ترقیان کیا نفسی فضیلتین اور کیا
معیشت کی بزرگیان سب مین ساری قومون پر برتری اور فوقیّت
ڈھونڈھے گا۔ ہرگز اپنے اور اپنی اُمّت کے انحطاط خسّت دناءة اور
کمینہ پن پر راضی نہوگا۔ کسی شرف عزّة طاقتوری کامرانی اور رفاہیّت
کو قوم بیگانہ کے لیے نہ دیکھ سکے گا مگر یہ کہ اُس مین سے اعلیٰ و افضل
اپنی قوم کے لیے چاہے کیون کہ اس اعتقاد کے سبب سے اپنے
اور اپنی قوم کو سارے اُن امور کے واسطے جو عالم انسانی مین
فضیلت برتری اور شرف شمار کیے جاتے ہین سب سے زیادہ حق دار

٭ ہمسری۔ ٭ ہم روشی۔

تنفر کرے گا۔ نہین کچھ شک نہین کہ جس قدر یہ اعتقاد زیادہ مضبوط ہوگا اُسی
قدر اُس اعتقاد کا وہ لازمہ بھی ترقی کرتا جائیگا۔ اور جس قدر وہ لازمہ قوۃ پکڑے گا اُتنی ہی
اس انسان کے عالم عقلی مین ترقی زیادہ ہوگی۔ اور عالم عقلی کی ترقی کے
موافق مدارج مین مدینۃ کے اُس کا پابند ہوتا اور عروج کرتا ہے۔ حتیٰ کہ
مدینۂ فاضلہ والون مین سے ہو جائے گا۔
اور اُس کی زیست اپنے اُن بھائیون کے ساتھ جو کہ اُس پایے کو
پہونچ گئے ہون محبتہ حکمۃ اور عدالۃ کی بنیاد پر قائم ہوگی۔ اور یہی
حکما کی غایۃ مراد اور دنیا مین انسان کی نہایۃ سعادۃ ہے۔ پس یہ
اعتقاد انسان کے لیے اس امر سے بہت بڑا روکنے والا ہے کہ
دنیا مین وحشی گدھون اور دشتی بیلون کی طرح زیست کرے۔
اس عالم مین جنگلون کے بہائم کی طرح زندگی کرے۔ انعام اور
چارپایون کی زندگانی پر راضی ہو جو ضرر دور اور بیماریون
کے دفع کی قدرت نہین رکھتے۔ اپنی حیاۃ کے طریقون کو
جیسا کہ چاہیے نہ جانے۔ ساری عمر دہشت وحشت اور خوف مین گنوا
اور افراد انسانیۃ کے واسطے اس بات سے بہت بڑا زجر کرنے والا ہے کہ
ایک دوسرے کو شیران درندہ گرگان تیز چنگال۔ اور سگان تیز پنجہ کے مثل
پارہ پارہ کرین۔ اور خسیس اور دنی صفتون مین حیوانات کی مماثلہ و
مشابہۃ سے بہت بڑا مانع فکری حرکات عقلی قوی کے استعمال کی طرف
بہت اچھا لے چلنے والا اور نفوس کی تہذیب اور رذائل کی برائی کے واسطے

ؕ مدینۂ فاضلہ وہ ہے کہ جہان کے باشندے کیا مرد کیا عورۃ سب کے سب حکیم راست گفتار درست
کردار ہون۔ اور صفۃ حکمۃ کے ساتھ موصوف ہون۔

جلیلہ و دیعۃ ہون گے اُن سب کو پوری کوشش سے پوشیدگی سے
عالم ظہور مین لاکر منصۂ شہود پر جلوہ دے گا۔ اپنی حیاۃ کے سارے
زمانے مین اپنے نفس کو بُری صفتون سے پاک کرنے کے لیے کوشش
کرے گا۔ اُس کے ملکون کی درستی و اصلاح مین کوتاہی نہ کرے گا۔
اور ہمیشہ کوشش کرے گا کہ مال و زر جائز و مناسب طریقون سے
حاصل کیجیے۔ نہ دروغ گوئی حیلہ بازی خیانۃ مکاری رشوۃ
خواری اور تملّق کلبی کی راہون سے۔ اور اُن راہون مین
صرف کیجیے جو لائق اور زیبا ہین نہ بر باطل۔ بس یہ عقیدہ بہت
اچھا بلانے والا ہے اُس مدینۃ کی طرف جس کی بنیاد سچی معارف
اور پاکیزہ و مہذب اخلاق پر ہو۔ بہت اچھا مقتضی ہے اُس
ہیأۃ اجتماعیہ کے قائم رکھنے کے لیے جس کا ستون یہ ہو کہ
ہر شخص اپنے حقوق کو پہچانے اور عدالۃ کی سیدھی راہ پر
چلے۔ نہایۃ قوی باعث ہے اُن امتون کے رابطے کے لیے
جن کی بنا حدود معاملات کی مراعاۃ پر ہو از روی راستی و
صداقۃ کے۔ اور نہایۃ پسندیدہ سبب ہے اصناف
انسان کی مسالمۃ و موادعۃ کا اس سبب سے کہ مسالمۃ محبۃ
و عدالۃ کا ثمرہ اور محبۃ و عدالۃ پسندیدہ عادات و اخلاق
کا نتیجہ ہے۔ یہی ہے وہ یکتا عقیدہ کہ انسان کو سارے شر سے
باز رکھتا اور اُس کو شقاوۃ و بدبختی سے نجاۃ دے کر مدینہ

لائق اور سزاوار جانتا ہے۔ اگر خارجی قاسرون کی وجہ سے اُس
کی قوم کو کسی برتری و فضیلۃ انسانیۃ مین کوئی انحطاط و تنزل ہوا ہو
ہرگز اُس کا قلب راحۃ و آرام حاصل نہ کرے گا بلکہ جب تک زندہ ہے
ہمیشہ اُس کے علاج و تدبیر مین کوشش کرے گا۔ پس یہ عقیدہ مدنیۃ
مین پیش قدمی کے لیے سب سے افضل سبب۔ طلب علوم و
معارف و صنائع کے لیے بہت بڑی علۃ۔ اور اسباب علو کلمہ اور
بواعث شرف کے حاصل کرنے مین اُمتون کی کوشش کے لیے
بہت محکم موجب ہے۔ تدبر کرو کہ اگر کسی ایک ملۃ کو یہ یقین نہ ہو۔
فضائل کی طرف اُس کے آحاد کو حرکۃ کرنے مین کسی قدر دیر ہو گی
اُن کی ہمتون مین کس قدر فتور واقع ہو گا۔ کتنی بے چارگی کتنا
کمینہ پن اُس اُمۃ کو گھیرے گا۔ اور کس طرح کی غلامی رسوائی اور
خواری مین وہ ملۃ رہے گی۔ خصوصًا ساری ملتون سے اگر اپنے کو
پیچھے جانے جیسے (دہیڑ) اور (مانگ) کی قوم۔
اس وثوق کے مقتضیات سے کہ انسان اس عالم مین کمالات کے
حاصل کرنے کو آیا ہے تا ایک کشادہ تر اعلیٰ عالم کی طرف منتقل ہو
ایک یہ ہے کہ جب یہ اعتقاد کسی کو حاصل ہو بہ نہج ضرورۃ و لزوم
اس عقیدے والا ہر وقت اپنی عقل کو سچے معارف اور سچے علوم سے
مزین و منور کرنے مین کوشش کرے گا۔ اپنی عقل کو بے کار چھوڑ
گا۔ جو کچھ کہ اُس مین از قسم قواے فعالہ و مشاعر عالیہ و خواص

عہدون کی استواری کی بنیاد ہے - اور یہی قول و فعل مین
انسان کے اعتبار کا سرمایہ ہے - یہ خصلة عین خصلة نخوة و غیرة
ہے جو بسبب حیثیات کے اختلاف کے دو نامون سے نامزد ہوگی
ہین - نخوة و غیرة امتون فرقون اور قبیلون کے علوم معارف
جاه شوکت عظمت غنا ثروة مین حقیقی ترقیون کا موجب ہے
اگر کسی امة کو غیرة اور نخوة نہ ہو کسی وقت اس کے لیے ترقی
حاصل نہ ہوگی بلکہ ہمیشہ خستة دناءة ذلة مسکنة اور عبودیة مین
رہے گی - یہ ناکہ یعنی ملکۂ حیا انسانی باہمی الفتون اجتماعون
اور معاشرتون کا رشتہ ہے - کیون کہ باہمی الفة کسی گروہ مین
نہین ہو سکتی مگر حدود و آداب کی حفاظة سے - اور حدود و آداب
کی حفاظة حاصل نہین ہو سکتی مگر اسی شریف ملکے سے - یہ وہ
خصلة ہے کہ انسان کو اچھے آداب سے مزین حیوانات کے
برے فعلون سے دور اور حرکات و سکنات کی درستی و
اصلاح کی طرف دعوة کرتی ہے - اس کے سبب سے انسان
سارے حیوانون سے امتیاز پاتا اور بہیمیة کے دائرے سے
پاون باہر رکھتا ہے - یہ وہ یکتا خلق ہے کہ ارباب فضائل
کی ہمسری پر برانگیختہ کرتا اور نقصون سے روکتا ہے - اور
انسان کو رخصة نہین دیتا کہ جہل و نادانی و ناءة و سفلگی پر راضی
ہو - یہ وہ صفة ہے کہ امانة و صداقة کا تحقق بغیر اس کے

فاضلہ ہین سعادۃ و نیک بختی کے عرش پر بٹھلاتا ہے - تصور
کرو کہ اگر کسی اُمّۃ کو یہ عقیدہ نہ ہو کس قدر خلاف ورزی دروغگوئی
حیلہ بازی رشوۃ خواری اُس اُمّۃ مین پھیلے گی - کس قدر حرص بیحیائی
بیوفائی دھوکے سے مارنا حقوق کو باطل کرنا اور مقابلہ و مجادلہ
شہرۃ پاے گا - اور کتنی سستی معارف کے حاصل کرنے مین واقع
ہوگی - وہ ہین خصلتین جو دینون کے سبب مدتون سے امتون اور
قرنون مین حاصل ہوئی ہین اُن مین سے ایک تو حیا کی خصلت ہے
اور وہ نفس کا اُس فعل سے جو تقبیح و تشنیع کا موجب ہو شرمندہ و منفعل
اور اُس حالت کے اختیار کرنے سے جو عالم انسانی مین نقص شمار
کی جاے متاثر ہونا ہے - جاننا چاہیے کہ اس خصلت کی تاثیر ہیأۃ
اجتماعیّہ کے انتظام اور نفوس کو فعل شنیع اور برے کامون سے
روکے رہنے مین سیکڑون قانون ہزارون محتسب اور لاکھون
پولیس سے زیادہ ہے کیونکہ جب حیا نہ ہو اور نفس کمینہ پن اور سفلگی کے دائرہ
مین قدم رکھے تو پھر کون سی حد اور کون سی جزا سوای قتل کے ان
افعال سے روک سکتی ہے جو ہیأۃ اجتماعیّہ کے فساد کا موجب
ہون - یہ بھی نہ چاہیے کہ سولن کی طرح ہر ایک برے کامون
کی جزا قتل کو قرار دین - یہ صفۃ (حیا) شرف نفس کے ساتھ
ملازم ہے - ایک کا دوسرے سے جدا ہونا شایان نہین شرف
نفس ہی پر سلسلۂ معاملات کا دار و مدار اور پیمانون کی درستی

آثار خصلت حیا [illegible]

---

ؔ یونان مین اس نام کا ایک حکیم ہو گزرا ہے جس نے یونانیون کے لیے ایک قانون بنایا
تھا اُس مین ہر عمل قبیح کی جزا چاہے چھوٹا ہو خواہ بڑا قتل کو قرار دیا تھا -

رشتہ ایک دوسرے سے برہم ہو جاے۔ اور جس وقت کہ
نظام معاملات پارہ پارہ ہو جاے ہرگز انسان کو اس جہان مین
بقا و زیست ممکن نہ ہو۔ اس کے ماسوی آسُتون اور فرقون
کی رفاہیتہ و آسایش اور اُن کی معیشتہ کا انتظام صورۃ وقوع
قبول نہ کرے مگر کسی ایک قسم کی حکومتہ سے اب چاہے وہ
حکومتہ جمہوریہ ہو یا حکومت مشروطہ یا حکومتہ مطلقہ۔ حکومتہ کی
ساری قسمین متشکل و متحقق نہین ہوتین اور پایدار نہین ہو سکتین
مگر اُس جماعتہ سے جو نگہبانون (حرّاس) کی صفتہ سے متصف
ہو کر حدود بلاد مین اجنبیون کو تعدّی سے باز رکھے اور ملک کے
اندر قاتلون خون ریزون راہ زنون اور چورون کے دور کرنے
مین کوشش کرے اُس گروہ سے جو شریعتہ کو جانتا قوانین دول
نظامات امم سے واقف اور کرسی حکم و قضا پر عدالتہ و فوجداری
کے مقدمات فیصل کرنے کو اجلاس فرما کر جھگڑے چکاتا ہو۔
اُن اشخاص سے جو مال گزاری خراج ٹکس وغیرہ قانون
حکومتہ کے موافق عموم اہالی سے جمع کر کے خزانہ حکومتہ مین
کہ فی الحقیقہ عموم رعایا کا خزانہ ہے اُس کی حفاظتہ کرین۔ اور
اُن آدمیون سے جو اُس جمع کیے ہوے مال کو کفایتہ شعاری
کے ساتھ لوگون کے منافع عمومیہ کے لیے جیسے مدرسے اور
اسکول بنوانے پل اور سڑکین درست کروانے شفاخانے اور
اسپتال تعمیر کرنے صرف کرین۔ اور ملازمین ملتہ کی تنخواہین

(۱) حکومتہ مطلقہ یہ ہے کہ اس ملک کا پادشاہ حکمرانی مین خود مستقل ہو۔ احکام مین کسی مجلس کے قول کا مقید نہ ہو (۲) حکومتہ
مشروطہ یہ ہے کہ حاکم خواہ پادشاہ اپنے احکام مین مجلس پارلیمنٹ اور سنٹ کا پابند ہو۔ (۳) حکومتہ جمہوریہ یہ ہے کہ رعایا
جمع ہو کر کسی مدۃ معین تک ایک رئیس اپنے لیے مقرر کرین۔ اور وہ رئیس اپنے جمیع احکام مین مجلس پارلیمنٹ و سنٹ کا مقید ہو

ممکن نہین — یہ پہلا وصف ہے کہ معلم مربی اور ناصح اس
کی مدد سے مکارم اخلاق صوری معنوی فضائل ظاہری باطنی
شرف کی طرف دعوة کرتا ہے - کیا ملاحظہ نہین کرتے جب استاد
چاہتا ہے کہ شاگرد کو کسی فضیلة کی طرف بلائے تو اُسے مخاطب
کرکے یون کہتا ہے کہ تجھے شرم نہین آتی کہ تیرا ہم عمر تجھ سے
فضیلة مین سبقت لے گیا - اگر یہ خصلة نہ ہوتی تو نہ توبیخ کا کوئی
اثر ہوتا نہ تشنیع کا کوئی ثمرہ نہ دعوة کا کوئی فائدہ - پس معلوم ہوا
کہ یہ خصلة ساری خوبیون کی اصل سارے فضائل کی جڑ اور
ساری ترقیون کا موجب تھی اور ہنوز ہے - سوچو اگر یہ صفة
کسی قوم مین نہ ہو اُس قوم کے آحاد مین کتنی خیانة کتنی دروغ
گوئی ظاہر ہوگی - کس قدر رذیل و شنیع افعال کس قدر
مکروہ و قبیح اعمال اُن سے علانیہ سرزد ہون گے - کتنی سفلگی
کتنی دناءة کتنا کمینہ پن اور کتنی کج اخلاقی انھین گھیرے گی -
اور کس طرح کی حیوانیة اور کیسی بہیمیة اُن پر غلبہ کرے گی -
دوسری امانة کی خصلة ہے - ہر شخص کو معلوم ہے کہ انسانی
نوع کی بقا اور اُس کی زیست اس عالم مین معاملات اور
کامون کے مبادلے پر موقوف ہے - اور معاملات و مبادلۂ
اعمال کی روح وجان امانة ہے - جب امانة لوگون مین نہ ہو
معاملات کا سلسلہ ایک دوسرے سے جدا - مبادلۂ اعمال کا

تصور کرو کہ اگر کسی اُمۃ مین یہ صفۃ نہ ہو کتنی مصیبتین کتنی بلائین
کتنی آفتین اُس کے آحاد کو گھیر لین۔ کیسا فقر و فاقہ کیسی بے
چارگی اُس کا احاطہ کرے۔ اور آخر کار کس طرح قوم کی نیست
و نابود ہو جاے۔

صداقۃ و راستی

تیسرے اُن صفتون مین سے صداقۃ و راستی ہے پوشیدہ
نہ رہے کہ انسانی حاجتین بہت اُس کی معیشۃ کی ضرورتین
بے شمار ہین۔ اور وہ چیزین جن سے وہ اپنی حاجتون کو
رفع اور وہ اشیا جن کے واسطے سے وہ اپنی ضرورتون کو
دفع کرتا ہے اُن مین سے ہر ایک کسی طرف پردۂ خفا مین چھپی
ہوئی اُن مین سے ہر واحد کسی جانب حجاب مستوری کے پیچھے
گوشہ گزین اور بے نام و نشانی کے دامن مین پاؤن سمیٹے ہوتے
ہے۔ اسی طرح یہ بھی مخفی نہ رہے کہ ہزارون مصیبتین ہزارون
بلائین ہزارون فتنے ہزارون آفتین دنیا کے ہر گوشے مین
گھات لگائے ہوئے بیٹھی ہین۔ تیر جان کاہ انسان کے
ہلاک کے قصد سے گردشون اور زمانے کی حرکات کی کمان
مین رکھا ہوا ہے۔ انسان کو اپنے ان ضعیف حواس خمسہ
سے کبھی میسر نہین ہونے کا کہ منافع کے سارے موقعون
پر مطلع ہو کر اپنی ضرورتون کو رفع کرے۔ یا یہ کہ بلاؤن
کی کمین گاہون سے واقف ہو کر اپنے وجود کی حفاظت مین

اب چاہے وہ لشکری ہون یا پولیس والے قاضی ہون یا کوئی اور
جتنی مقرر ہو پونہچاوین - اِن چار جماعتون کا کہ حکومتون کے چار رکن
ہین اپنی خدمتون کو اس طور پر بجالانا کہ بنیادِ حکومة مین فساد راہ
نہ پاسے امانة کی خصلة پر موقوف ہے - اگر اُن مین امانة نہ ہو راحة
وامنیة تمام آحادِ رعیة سے جاتی رہے - اُن کے حقوق سب کے
سب باطل ہو جائین - دِن دہاڑے لوٹ مار ہو - اور تجارة کی
راہین بند - فقر و فاقے کے دروازے لوگون کے مُنہ پر کشادہ
خزانۂ حکومة خالی - اور راہِ نجاة بند ہو جاے - البتہ جو قوم کہ اِس
طرح کی خائن اور غیر امین حکومة کے زیرِ حکومة ہو وہ یا تو بالکل نیست
و نابود ہو جاے گی یا اجنبیون کے ہاتھ مین گرفتار ہو کر بندگی
کی تلخی کہ نیستی و زوال کی تلخی سے کہین بُری ہے چکھے گی -
اور اسی طرح پر ظاہر ہے کہ کسی قوم کا تمام اقوام پر غلبہ اور اس
کے امر کا نافذ ہونا ہرگز صورةِ وقوع قبول نہ کریگا مگر یہ کہ اس
قوم کے آحاد آپس مین ایسے متحد و متفق ہو گئے ہون کہ بمنزلہ
شخصِ واحد کے سمجھے جاتے ہون - اور اس طرح کا اتحاد
امانة کی صفة کے بغیر محال ہے - پس ظاہر ہوا کہ امانة کی
خصلة بقاے انسان کی قائم رکھنے والی اور بنیادِ حکومة کو مضبوط
کرنے والی ہے - راحة امنیة اُس کے بغیر حاصل نہین ہوتی
قومون کا غلبہ عظمة اور علوِ کلمہ اُس کے بغیر نہین ہوتا
عدالة کی روح اور اُس کا جسد یہی خصلة ہے اور بس -

* جو بات کہ سب باتون پر بالا اور کُل سخن پر فوق ہو - اور جسکو سب بڑا سمجھین اور احترام کرین -

ڈھاوین ۔ شقاوبدبختی کے دروازے اُن سب چارون کے منہ
پر کھول دین ۔ اور مدنیّتہ کے عرش سے اُتار کر وحشتہ و حیوانیّتہ
کی خاک رسوائی پر لا بٹھائین ۔ کیون کہ انھون نے اپنی تعلیمون
کی بنا اوّل اسی امر پر رکھی کہ سارے دین باطل و اہیات
اور آدمیون کے بنائے ہوئے ہین پس کسی ملّتہ کو نہ چاہیے
کہ دین و مذہب کے واسطے سے اپنی شرافتہ اور ساری ملتون
پر حقیّتہ ثابت کرے ۔ بعد اس فاسد تعلیم کے جو انسان
کی ہمتون کی سستی کا موجب اور اُس کی حرکات مین طرف
معالی کے درنگ کا سبب ہے ۔ جیسا کہ پیشتر گزارش کیا گیا
اُنھون نے کہا کہ انسان بھی اور حیوانون کے مثل ہے ۔ اُس
کو بہائم پر کوئی فضیلتہ نہین ۔ بلکہ از روے خلقتہ و فطرۃ اکثر
اس مین ہی زیادہ پست اور خسیس ہوتے ہین ۔ اس قول سے
حیوانیّتہ کے دروازے آدمیون کے مُنہ پر کھول دیے ۔
قبیح افعال مکروہ اعمال کے ارتکاب کو لوگون پر سہل و آسان
کر دیا ۔ اور درندگی اور چیر پھاڑ کے عیب کو اُٹھا ڈالا ۔
اس کے بعد بیان کیا کہ اس حیاۃ کے سوی اور کوئی زندگانی
نہین ۔ انسان اُس پودھے کے مثل ہے جو ربیع مین اُگے
اور گرمی مین خشک ہو کر خاک مین رل جاے ۔ نیک بخت
وہ شخص ہے کہ اسی دارِ دنیا مین ساری حیوانی لذّتین بہیمی مزے

کوشش کرے۔ اس لیے ہر ایک انسان نفع اُٹھانے اور مضرة
سے بچنے مین سارے مشارکین نوع کے شعورون کی
استعانة اور اُن سے ہدایة طلب کرنے کی طرف محتاج ہے۔ تا اُن
کی راہ بری و دلالة کے سبب بقدرِ امکان بعض گزند سے بچ کر
کسی قدر اپنے لوازم معیشة حاصل کرے۔ اور یہ استعانة
کسی طرح مفید نہ ہوگی مگر صداقة کی صفة والون سے۔ کیونکہ
جھوٹا نزدیک کو دور۔ دور کو نزدیک ظاہر کرے۔ نافع کو بصورة
مضر۔ اور مضر کو بصورةِ نافع جلوہ دے گا۔ بس صداقة کی
صفة نوع انسان کی پایداری کا رُکن رکین اور قومون کی
ہیأہ اجتماعیة کی حبل متین ہے۔ کوئی اجتماع اُس کے بغیر
ظاہر نہ ہوگا اب چاہے وہ اجتماع منزلی[1] ہو یا اجتماع مدنی[2]۔
غرض کرو اگر کسی گروہ مین صداقة نہ ہو کس قدر شقا و بدبختی
اُس کو حاصل ہو۔ کس طور پر اُس کا سلسلۂ انتظام ٹوٹ جائے
اور کیسی پریشانی مین مبتلی ہو۔
یہ الوہیة کے منکر یعنی نیچری جس زمانے مین کہ پیدا ہوے۔
جس اُمّة مین کہ ظہور کیا اُن کا مقصودِ اصلی۔ اُن کی حقیقی مراد
یہی رہی کہ اپنے فاسد مبادی باطل اصول کے واسطے سے
انسانی سعادة کے قصر مسدس الشکل کو کہ انھین تین اچھے
عقیدون اور تین عمدہ خصلتون سے عبارة ہے۔ جڑ سے

قصر مسدس الشکل سعادة

(۱) اجتماع منزلی وہ کیفیة ہے بود و باش کی انسان کے ساتھ اپنے اہل و عیال کے۔
(۲) اجتماع مدنی عبارة ہے معاملات سے انسان کے ساتھ اُن لوگون کے جو مدینة مین اُس کے مشارک ہین

خیانۃ وکذب کے پھیلانے مین اُس شخص کے قول کی تاثیر سے زیادہ ہے جو بد انتہا خیانۃ وکذب ہی کی دعوۃ کرتا ہو۔ کیون کہ جب موجب امانۃ وصداقۃ یعنی وہ جلیل صفۃ اور وہ شریف اعتقاد نفس مین ہوگا ہر وقت نفس خیانۃ وکذب کی طرف بلانے والے کے قول کے ساتھ ایک نوع کی مقاومۃ کرے گا۔ اگرچہ یہ مقاومۃ ضعیف ہی کیون نہ ہو۔ اسی وجہ سے اس کے قول کی تاثیر مین کچھ ضعف واقع ہو کر کبھی کبھی اُس عقیدے اور اُس صفۃ والا آدمی خیانۃ وکذب سے پرہیز کرے گا۔ بخلاف اُس کے کہ اصل موجب ہی لوح نفس سے مٹا ڈالا جائے۔ کیون کہ اُس وقت مین کوئی باعث وداعی اجتناب کے لیے باقی نہین رہنے کا۔ علاوہ برین چون کہ اس گروہ نے اپنے مذہب کی بنا اباحۃ واشتراک پر رکھی ہے جمیع مشتہیاتٌ کو حق مشترک سمجھ رکھا ہے اور اختصاص‡ وامتیاز کو غصب کرنا تصور کر لیا ہے۔ جیسا کہ آئندہ ذکر آئے گا۔ لہذا خیانۃ کے لیے کوئی موقع ومحل بھی باقی نہین رہتا اس سبب سے کہ کوئی شخص اپنے حق مشترک کے حاصل کرنے کے لیے کوئی حیلہ کرے تو یہ خیانۃ نہین ہے۔ اسی طرح اگر جھوٹ کو وسیلہ گردانے کذب قبیح نہ سمجھا جائے گا پس معلوم ہوا کہ اس گروہ کی تعلیمین ساری خیانتون اور کذب ودروغ کا موجب اور سارے شرور وبدذالۃ اور تمام دناءۃ اور خیانۃ کا سبب ہین

ٌ یعنی وہ چیزین جن کی طرف طبیعۃ کو رغبۃ ہو یعنی جن چیزون کو جی چاہے ‡ خاص کر لینا یا یہ کہنا کہ فلان چیز خاص میری ہے

اُس کو حاصل ہوتے رہین - اس راے باطل کے سبب اُنھون
نے غدر وخیانۃ تزویر ودغابازی کے بازار کو رواج دیا۔ آدمیون
کو رذالۃ وخباثۃ کی طرف بلایا۔ اور عقلاؤن کو کمالات کی سیر
اور حقائق کے کشف سے باز رکھا۔ جب اس عالم انسانی کے
طاعون† و وبا یعنی نیچریون نے دیکھا کہ یہ فاسد تعلیمین حیا والون
کے دلون مین موثر نہین ہونے کی - شرم والے ہرگز حیوانیۃ کے
دائرہ مین پاؤن نہین رکھنے کے - اور کھانے پینے شادی بیاہ
مین ہرگز اباحۃ واشتراک پر راضی نہین ہونے کے - تو اس
وجہ سے لگے اُسی حیا کے ازالے مین کوشش کرنے - کہنے لگے
کہ حیا کی صفۃ نفس کے ضعف اور نقص سے ہے - اگر کوئی نفس قوی
وکامل ہو تو ہرگز اُس کو کسی قسم کے عمل سے شرم وحیا حاصل نہین
ہونے کی - پس پہلے انسان پر واجب ہے کہ اس صفۃ کے ازالے
مین کوشش کرے تا کمال نفسی تک پونہچ جاے - اس حیلے سے
اُنھون نے طریق حیوانیۃ کے عقبات‡ وموانع اُٹھا دیے - اور سبیل
بہیمیۃ کہ عبارۃ اشتراک واباحۃ سے ہے اُس پر چلنے کو
نفوس پر آسان کر دیا - پوشیدہ نہ رہے کہ امانۃ وصداقۃ کی موجب
حقیقۃ مین دو امر ہین - ایک تو پچھلے دن پر اعتقاد رکھنا - دوسرے
ملکۂ حیا - اور ظاہر ہوا کہ نیچریون نے گروہ کے ارکان تعلیمات مین سے
اُسی اعتقاد کا اُٹھا دینا اور اُسی ملکے کا زائل کرنا ہے - پس اُن کی

امانۃ وصداقۃ کی موجب

† یہ ایک بیماری ہے مانند ہیضے اور وبا کے - عمومی ہوتی ہے یعنی آدمی کے چند دنبل نکلتے ہین اور تھوڑے عرصے مین مرجاتا ہے - ‡ عقبات جمع عقبہ یعنی پہاڑی کہ سالک کو مقصود تک پونہچنے کی واسطے اس کا قطع کرنا لازم ہو -

اصلاح کا نتیجہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا) اگر فرض محال کرلین
کہ انسان کی زندگی اس شنیع طریقے پر بھی ممکن ہے تو جاننا چاہیے
کہ بلا شک اُس کی ساری خوبیان ساری زینتین اور ساری شوکتہ
بادِ فنا پر جاتی رہے گی۔ سارے ظاہری کمالات ساری صوری
معنوی ترقیان سارے علوم سارے معارف سارے صنائع
نیست ونابود ہو جائین گے۔ اور بزرگی وشرف کی کرسی کے
اُلٹ جانے کے بعد بادیۂ وحشت مین وہ بھی مثل سارے حیوانون
کے ہزارون دُکھہ اور بیماریون کے ساتھ نہایۃ خوف وبیم مین بسر
کرے گا۔ اس سبب سے کہ انسان کی ساری فضیلتون کی حقیقی
علۃ اختصاص وامتیاز کو دوست رکھنا ہے۔ جب اختصاص امتیاز
ہی اُٹھ جاے نفوس سعالی کی طرف حرکت کرنے سے باز رہین
عقول حقائق اشیا کی کنہ معلوم کرنے۔ اور دقائق اُمور کے
استکشاف سے سُستی کرین اور انسان وحشی بہائم کے مثل اس
جہان مین زندگانی کرے۔ اگر ممکن ہو تو ورنہ ہیہات ہیہات۔
معلوم ہو کہ نیچریون نے کئی طریقے اپنی مفسدانہ تعلیمون کے پھیلانے
کے لیے اختیار کیے۔ چنانچہ ابتدۃ اور بے جوڑنی کے وقت اپنے سارے
مبادی ومقاصد نہایۃ تصریح اور غایۃ بیان سے عالم پر ظاہر کیے۔ بیم و
خوف کے زمانے مین تدریج کو واجب سمجھ کر اشارہ کنایہ اور رمز کے
طریق کو فریب کے قدم سے طے کیا۔ کبھی دفعۃً انسان کے اس قصر

لامحالہ اگر اس قسم کی باتین کسی اُمّت مین ظاہر ہون وہ نیست و نابود
ہو جاے۔ جو کچھ کہ مین نے بیان کیا اُس سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ یہ گروہ
کس طرح اُمتون قبیلون اور قومون کی تباہی اور بربادی کا سبب
ہوا کرتا تھا۔ اب مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ یہ گروہ انسان کے بہت
بڑے دشمنون مین تھا اور ہنوز ہے۔ اُس اصلاح کے زعم مین جو ان
لوگون کے مالیخولیا بھرے ہوے مخیلے مین نقش ہے یہ چاہتے تھے
اور اب بھی اس پر قائم ہین کہ فساد کی آگ روشن کرکے اس بیچاری
نوع کے خانمان کو خاک سیاہ کرکے اُس کے نام کو وجود کی لوح
سے مٹا ڈالے۔ کیون کہ ہر شخص پر ظاہر ہے کہ افراد انسان کی
بقا اس جہان مین از روے ضرورۃ بہتیری صنعتون اور حرفون
پر موقوف ہے جو کہ شرف و خسۃ سہولۃ دشواری مین باہم متفاوت
ہوا کرتے ہین۔ اور اس جماعۃ کا غایۃ مطلب اور نہایۃ مقصود یہ ہے
کہ تمام انسان ساری خواہش اور لذۃ کی چیزون مین ساجھی ہو جائین
اختصاص و امتیاز درمیان سے اُٹھ جاے کسی کو کسی امر مین کسی
پر افزونی و برتری نہ ہو۔ اور سب آدمی نہایۃ مساواۃ کے ساتھ
باہم بسر کرین۔ جب ایسا ہوگا ہر شخص اعمال شاقہ خسیسہ کے ارتکاب سے
باز رہے گا۔ امر معیشۃ مختل ہو جاے گا۔ معاملات اور مبادلۂ اعمال کا دولاب
حرکۃ کرنے سے رہ جاے گا۔ اور آخرکار یہ نوع ضعیف وادی ہلاکۃ کی
طرف رخ کرکے کلیۃً زائل ہو جاے گی۔ (سچ ہے مالیخولیا والون کی

اختصاص و امتیاز

بھی ان کے ضررون اور مفسدون سے محفوظ و مصئون نہ رہتی۔ اور اُس کے
نفع بخش عقیدون کے ارکان فائدہ مند صفتون کی بنیاد مین بھی خلل
فساد۔ اور تباہی راہ پاتی۔ اس سبب سے کہ اکثر آدمی عقائد و اخلاق مین رہبیر
تقلید و عادۃ ہوا کرتے ہین۔ اور تقلید و عادۃ کے ارکان کے ہلا دینے کو
ادنی شبہہ اور تھوڑی سی تشکیک کافی ہے۔ لہذا فساد اخلاق اُس اُمۃ کے عموم
افراد کو گھیر لیتا۔ جھوٹ غدر حیلہ بازی خیانۃ اس مین شائع ہوتی۔ پردہ حیا
کا اُٹھ جاتا۔ اور ایسے افعال اُس قوم مین کھلے خزانے ظاہر ہوتے کہ انسان کی حالت
کی لائق نہین۔ یون کہ اُن فاسد تعلیمون کے سبب ہر ایک کو ایسا گمان ہوتا کہ اِس حیاۃ
کے سوا دوسری حیاۃ نہین پس وصف (اگیست) اس قوم پر غلبہ کرتا اور وصف یہی
عبارۃ ہے اپنی ذات کی محبۃ سے اس درجے تک کہ اگرچہ اس صفۃ والے کا جزئی نفع سارے
جہان کے ضرر کا مستوجب ہو مگر اُس نفع سے ہاتھ نہ اُٹھاے اور سارے جہان کو اوس کے
ضرر پر راضی ہو) یہ صفۃ موجب اس کا ہوتی کہ ہر شخص اپنے شخصی نفع کو منافع اُمۃ پر
مقدم رکھتا اور اپنی اُمۃ و قوم کو نہایۃ کم قیمۃ پر بیچ ڈالتا۔ بلکہ رفتہ رفتہ اس حب
زندگی کے سبب اُس پر بزدلی اور خوف غالب ہوتا اور اپنی زندگی کے بچانے کے لئے
کمینہ پن سفلگی غلامی اور رسوائی پر راضی و خرسند ہوتا جس وقت کہ اعداء اُمۃ کے پاس
اس درجے کو پہنچتا اتفاق و اتحاد کا رشتہ ٹوٹ جاتا وحدۃ جنسیۃ غیب اور معدوم ہو جاتی
وہ قوۃ کہ قوم کی حافظ و نگہبان ہو اور وہ علۃ کہ اُس کو اپنی حالۃ پر برقرار رکھے زائل
ہو جاتی اس کی بزرگی عزۃ۔ اور شرف نفس عرش سے سرنگون ہو جاتا۔
اُن اُمتون کی تفصیل یہ ہے جو عزۃ و شرف کے بعد نیچر یون یعنی مادیین کی تعلیم سے

نیک بختی کے چھوڑون ارکان کے ڈھا دینے مین کوشش کی۔
کسی وقت بر حسب مقتضائے حال اُن ارکان مین سے بعض کو محطِّ
نظرِ تعلیمات باطلہ قرار دے کر اُس کی ویرانی مین سعی بلیغ عمل
مین لائے۔ کسی دم بموجب ضرورۃ اُن ملزومات و لوازم کی نفی
مین مشغول ہوے جن کی نفی اُن کے ارکان کی نفی کی مستلزم
ہو۔ کسی زمانے مین صانع کے انکار۔ ثواب و عقاب کے اعتقاد
کے ابطال پر اکتفا کی۔ کیون کہ سمجھے کہ اِن دو اعتقادون کا زوال
لامحالہ ہمارے سارے مُضِر مقصدون کا نتیجہ بخشے گا۔ کسی ساعۃ
مبادی کے ذکر سے خاموش رہ کر اصل مقصد کی (کہ وہ سب
چیزون مین سب آدمیون کا اباحۃ و اشتراک ہے) آرایش اور
تزئین اور تحسین مین مشغول ہوے۔ اور گاہ گاہ اپنے فاسد اصول
کے مخالفین سے خفیہ مار ڈالنے کی راہ اختیار کر کے مکر و فریب سے
ہزارون بیگناہون کا خون کر بیٹھے۔
بالجملہ جب ان کی تعلیمین کسی اُمّۃ مین ظاہر ہوتین بد نفسون کی ایک
جماعۃ کو جن کا غایۃِ مقصود بہیمی شہوتون کا حاصل کرنا ہوا کرتا ——
اب چاہے راہ حق سے ہو یا راہ باطل سے۔ وہ تعلیمین پسند آتین۔ اور وہ
نتائج و عواقب کے بغیر ملاحظہ اُن فاسد رایون پر خرسند و خوش دل ہو کر
اُن کے رواج دینے اور پھیلانے مین کوشش کرتے۔ دوسری جماعۃ اگرچہ
اُن اقوال پر ایمان تو نہ لاتی۔ اعتقاد تو نہ کرتی۔ مگر اس کے ساتھ

اُسی کے ادھورے وجود کے لیے پیدا ہوا ہی - وہ ہی ساری مخلوقات سی اشرف
اور ساری کائنات کی علّتِ غائی ہی - اور اپنی حرص اور لالچ کی واسطی بلکہ اُس جنون کی
وجہ سی جو اُس پر غالب ہی ایسا خیال کرتا ہی کہ اُس کے لئے ایک نورانی جہان اور ایک جاودانی
عالم ہی کہ وہ اِس دنیا سی رحلت کرنے پر اُس مقدّس عالم مین منتقل ہو کر عیب و نقص کی آمیزش کے
بغیر سعادۃ کی کمال کو پہنچ جاے گا - لہذا اُس نے اپنی نیچر یعنی طبیعۃ کی خلاف بہتیری
بیڑیوں اور زنجیروں مین جکڑ کر اور بیشمار مشقتوں اور کلفتوں کی تکلیف مین مبتلی کر کر طبیعی
مزون اور فطری لذتون کی دروازے بند کیے ہین - حالآنکہ اُس کو کسی بات مین کسی حیوان
پر برتری نہین بلکہ فطرۃ و طبیعۃ کی رو سی ساری حیوانات سی ناقص اور پست ہی - وہ صنعتین
جو اُسی ہاتھ آئی ہین اور جن پر اُسی فخر ہی سب تقلید کی طور پر حیوانوں سی اخذ کی گئی ہین جیسے کپڑے
بُننا مکڑی سی - عمارۃ بنانی شہد کی مکھی سی - قصر و کوشک بنانا دیمک سی - اسباب جانا ور
اکٹھی کرنے چیونٹی سی - موسیقی بلبل سی اور مثل اس کے - پس چاہیے کہ یہ مغرور انسان جانے
کہ اُس کی زندگی نباتات کی زندگی کی سی ہے - اس جہان کے سوا کوئی اور جہان
اُس کے لیے نہین - اور نہ اس زندگانی کے سوی کوئی اور زندگانی ہوتی - پس عبث
اپنی کو رنج و تعب مین نہ ڈالے - تکلیفوں کی بھاری بوجھ کو بیہودہ اپنی کندھی پر نہ
رکھی نیچر کے خلاف اپنے کو قسم قسم کے مزون طرح طرح کی لذتون سی محروم نہ رکھے
بلکہ جس طرح سے کہ ہو سکے جس طور پر کہ ہاتھ آئے اپنا حصہ اس جہان کی لذتون
سے اُٹھالے - اور حرام حلال لائق سازوار نالائق ناسازوار اور ساری
بنائی ہوئی باتوں کی کہانیوں پر جن سے انسان نے اپنے کو مقید کر رکھا
ہو - کان نہ دھرے اور دل نہ لگاے - پھر جب اِن لوگوں نے دیکھا کہ ہماری

رسوائی اور افلاس مین مبتلی ہوئین ۔ مادیین یعنی نیچریون کی تعلیم کے
طریقون کی شرح یہ ہے۔

یونانیون کی تباہی

گریک یعنی یونانیون کی ایک چھوٹی سی قوم تھی۔ مگر اُن مین عمدہ عقیدون
خصوصًا اس اعتقاد کے واسطے سے کہ ہماری قوم جہان کی ساری قومون سے اشرف
ہے۔ اور اُن مین اچھی صفتون خصوصًا عار و ننگ کی صفت کے سبب۔ کہ وہ عین حمیت
پایہ کہ اسکا پہلا نتیجہ ہے۔ اُسنے علوم و معارف کی بازار کے رواج کے بعد۔ سالہای دراز
تک فارس کی سلطنت کے مقابلے مین جو کاشغر کی سرحد سے لیکر استانبول کے کنارے تک
پھیلی ہوئی تھی استادگی کی۔ اور رسوائی اور غلامی کے ڈر سے۔ کہ شرف نفس کو زیبا نہین
اور عار و ننگ الا اُس سے برابر انکار ہی کرےگا۔ جوانمردی کے پاؤن گاڑے۔ یہان تک کہ
آخر الامر فارس کی اُس بڑی بادشاہت کو زیر و زبر کر کے تطاول کے ہاتھ ہندوستان

تموستوکلس

پر بھی بڑھا دیے۔ امانت کی صفت اُن مین اس درجے تک پہنچی ہوئی تھی کہ موت کو
خیانت پر ترجیح دیتے۔ چنانچہ (تموستوکلس)[*] اُس وقت مین جب کہ (ارتگزکسس)[‡] نے
اُس کو حکم دیا کہ فارس کی فوج لیکر یونان کی فتح کی طرف توجہ کرے زہر کھا کر مر گیا۔ اور راضی
نہ ہوا کہ اپنی قوم کے ساتھ خیانت کرے۔ ساتھ اس کے کہ یونانیون نے اُس کو خدمت نمایان اور فارس
پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد نفی کر دیا تھا اور اُس نے بناچاری اُن مین پناہ لی تھی۔

ابیقور

(یونان کی تاریخ کی طرف رجوع ہو) جب ابیکور (ابیقور) ناتورلیسم اور ابیکورین یعنی
ابیقوری یونان مین حکیم کے نام سے ظاہر ہوے۔ تو ان لوگون نے الوہیت کے انکار کے بعد کہ سارے
فسادون کی جڑ اور ساری برائیون اور خرابیون کا سرمایہ ہے۔ جیسا کہ بعد مین بیان ہوگا
کہا کہ انسان خودپسندی اور عجب و غرور کے سبب ایسا گمان کرتا ہے کہ عالم ساری کا سارا

[*] تموستوکلیس عظما و عقلاے یونان مین سے تھا اور امیرال یعنی امیر البحر تھا۔
[‡] ارتگزکسس ایران کا ایک بہت بڑا بادشاہ تھا۔

فارس کی وہ قوم تھی کہ جس مین نیک بختی کے چھوون اصول اعلی درجے کو
پونہچے ہوے تھے - اپنے کو ایسا شریف جانتی کہ اُس کا گمان تھا اجنبی قومون مین
سعادۃ والی قومین وہی ہین جو ہماری حمایۃ مین ہون یا ہمارے ملک کی قرب و
جوار مین شرف یابی حاصل کی ہو - امانۃ و صداقۃ اس قوم کی پہلی دینی تعلیمون
مین داخل تھی - یہان تک کہ اگر محتاج ہوتی قرض پر اقدام نہ کرتی اس خوف سے
کہ مبادا ناچار ہو کر کوئی جھوٹ ہم سے سرزد ہو - ان عقیدون اور خصلتون کے
سبب عزۃ رفعۃ اور اُن کے ملک کی وُسعۃ نے یہان تک ترقی کی تھی
کہ اُس کے بیان کو ایک شاہ نامہ چاہیے - مورخ (فرانسس لنرمان) کہتا ہے
کہ دارا اکبر کے زمانے مین فارس کی بادشاہی عبارۃ تھی ۱۲ والی نشینون
سے ایک والی نشین مین مصر سواحل بحر قلزم بلوچستان اور سندہ داخل تھے
اگر کسی وقت اُن کی سلطنۃ مین کوئی فتور بہم پونہچتا اُن صحیح اصول کی تاثیر و
سے تھوڑے زمانے مین اُس کا تدارک کر کے پھر اپنی پہلی حالۃ اور تسلط عظیم کی طرف
رجوع کرتے - یہان تک کہ قباد کے زمانے مین مزدک نیچری یعنی طبیعی نے رافع
جور و دافع ظلم کے لباس مین ظہور کیا - اور اپنی ایک تعلیم سے فارس کی قوم
کی قوم کی ساری نیکبختی کی بنیادین اُکھیڑ کر پھینک دین - کیون کہ اُس
نے کہا جن قوانین حدود اور آداب کو کہ لوگون نے وضع کیا ہے وہ
سب کے سب موجب جور تمام سبب ظلم اور کلہم باطل پر ہین - شریعۃ
مقدسۂ نیچر یعنی طبیعۃ ہنوز منسوخ نہین ہوئی - حیوانات و بہائم
مین محفوظ و مصئون ہے - وہ کون سی عقل کون سے دانش ہے جو نیچر کے

فو فرانس کا ایک مورخ ہی جس نے شرقستان کی تاریخ نہایۃ خوبی سے لکھی ہی - ‡ صوبہ جہان کا صوبہ دار یا حاکم یا گورنر والی ہوتا ‡ ایران کا پادشاہ تھا اور نوشیروان کا باپ -

تعلیمین جب تک دلون مین حیا کی صفۃ متمکن ہے بے فائدہ ہون گی تو سگے
اسی اچھی خصلۃ کو زائل کرنے۔ کہا کہ حیا شرم نفس کے ضعف کی وجہ سے
ہے۔ ہر انسان کو لازم ہے کہ اس کے زائل کرنے مین کوشش کرے
اور عادتون کی قید کو اُٹھا دے۔ تا سارے اُن افعال کے کرنے پر قادر ہو جن
کو لوگ برا جانتے ہین اور تا اُن اعمال کے کھلے خزانے کرنے سے اُس کا نفس متاثر
و منفعل نہ ہو۔ آخر الامر یہ ابیقوری شر کا پردہ اٹھا اور انسانی آبرو کا خون کر کہ جہان
کہین کوئی خوان دیکھتے خواہی نہ خواہی اپنے کو وہان جا پونہچاتے یہان تک کہ اکثر
اوقات خوان والے ان نئی حکما کو کتے کا خطاب دیکر ہڈیون سی مار کر نکال دیتے۔ اس کے
ساتھ بھی یہ انسان کی صورتون کے کتے باز نہ آتے۔ اور الماں مُشاع بَیّن الکُل کہ کے
ہر طرف سی جھک پڑتے۔ ان کے کلبیین کے ساتھ مشہور ہونے کا ایک سبب یہی ہے
یونان کے نیچریون یعنی کلبیین کی فاسد تعلیمون نے جب بہ مرور زمان یونانیون
کے دلون اور عقلون مین اثر کیا تو عقلون نے بلادۃ کی طرف رُخ کیا۔ علم و
حکمۃ کا بازار سرد ہو گیا۔ اخلاق بگڑ گئے۔ اُس قوم کا شرف نفس کمینہ پن اور
لئیمی۔ امانۃ خیانۃ۔ حیا و ننگ بے شرمی و سفلگی۔ شجاعۃ بزدلی۔ اور محبۃ وطن
و جنس شخصی محبۃ سے بدل گئی۔ خلاصہ یہ کہ اُن کے قصر سعادۃ کے چھوون
ستون اُن کی انسانیۃ کی ساری بنیادین ڈھے گئین۔ لہذا اُن کی سلطنۃ
اور عزۃ برباد ہو گئی۔ روما یعنی لاتین کی جنس کے ہاتھ مین گرفتار ہوے
اور برسون اُن بری تعلیمون کی شامتہ سے اُنھون نے غلامی کی قید
مین بسر کی۔ بعد اس کے کہ کسی زمانہ مین اس عالم مین بالاتفاق حاکم سمجھے جاتے تھے

مسلمانون کی وہ اُمّت تھی کہ سچے خدائی دین اور سچی آسمانی شریعت کے سبب
اتنے اچھے عقیدے اور اتنی عمدہ خصلتین اُس اُمّت کو حاصل ہوئین اور اس
قدر ارکان ستہ اس مین استوار ہوے کہ ایک قرن یعنی سو برس مین
اُن عقیدون اور عادتون کے نتائج سے کوہ الپ٭ و پیرینی سے لے کر
سد چین تک اپنے تحتِ تصرف مین لائی اور کسریٰ اور قیصر کے دماغ کو رسوائی
کی خاک پر گھستے دیے باوجودے کہ ایک چھوٹی سی جماعت سے زیادہ نہ تھی
اُس کے عمدہ اخلاق اس درجے تک پونہچ گئے تھے کہ اُن اخلاق کے مقناطیس
سے تھوڑے زمانے مین سو ملیون+ غیر مسلمین کو اپنے مذہب مین کھینچ لیا
باوجودے کہ اُن کو اختیار دیا گیا تھا کہ چاہین مختصر سا جزیہ دین چاہین
اسلام اختیار کرین یعنی اسلام کے لیے کسی پر جبر نہ ڈالا جاتا تھا۔ اس طرح
کا غلبہ اس طرح کی عزت اس شریف اُمّت کو برابر رہی۔ یہان تک کہ چوتھے
قرن مین نیچری یعنی طبیعیین باطنیہ اور صاحب الستر کے نام سے مصر مین
ظاہر ہوے۔ اور انھون نے اپنے اخوان الشیاطین کو مسلمانون کے
جمیع اطراف واکناف خصوصاً ایران مین منتشر کیا۔ جب ان باطن والے
نیچریون نے دیکھا کہ محمدی شریعت کے نور نے تمام مسلمانون کو منور کر رکھا
ہے۔ اور دین مصطفیٰ کے علما کمال فضل و وسعت فضل اور نہایت
بیدار مغزی کے ساتھ اس استوار دین کی حفاظت اور مسلمانون کے
عقائد واخلاق کی نگہبانی مین کوشش کرتے ہین۔ لہذا فاسد رایون
کے پھیلانے کے لیے دغابازی اور تدریج کا طریقہ اختیار کیا۔ اور اپنی

٭ کوہ الپ فرانس اور اطالیہ کے وسط مین ہے۔ اور کوہ پیرینی فرانس و اسپانیہ کے مابین
+ ایک ملیون دس لاکھ کا ہوتا ہے۔

پاپے کو پہنچی۔ نیچر نے تمام ماکولات مشروبات اور منکوحات کو کل کھانے
پینے والون اور ناکحین کے درمیان حق مشترک قرار دیا ہے۔ پس کیا ضرور
ہے کہ انسان اپنے وہم کی گھڑی ہوئی باتون کے سبب کہ جن کو قوانین
اور آداب بتاتا ہے اپنی مان بیٹی اور بہن سے محروم رہے۔ اور اور لوگ
ان سے متمتع ہون۔ اور اس کے کیا معنی ہین کہ ایک شخص اشتراکتہ کے مال
کو اپنے تصرف مین لاکر اس کی ملکیتہ کا دعوی کرے۔ یا یہ کہ کسی عورة سے
نکاح کرکے سب کو اس سے باز رکھے۔ اس قانون مین کون سی حقانیتہ ہے
جو شراکتہ کا مال دبا لینے والون کو حقدار جانتا اور اس بیچارے کو جو کسی
حیلے سے اپنا حق وصول کرے غاصب اور خائن بتاتا ہی۔ لہذا ہر شخص پر واجب
ہی انسان کی ناقص عقل کے قوانین آداب اور شرائع کے ظالمانہ طوق کو
گردن سے نکال پھینکے۔ نیچر کی پاک شریعتہ کے موافق مال اور عورتون مین جو
کچھ کہ اس کا حق ہوتا ہو اس کو جس طور سے ہو سکے وصول کر لے۔ اور غصب
کرنے والون کو بہ جبر و زبردستی غصب اور جور کے برے فعل سے باز رکھے
جب یہ باطل تعلیمین فارس کی قوم مین شائع ہوئین حیا درمیان سے اٹھ گئی
بے وفائی اور خیانتہ ظاہر ہوئی۔ کمینہ پن اور سفلگی نے زور پکڑا ایسی صفتون
نے غلبہ کیا۔ اور طبیعتین اس (قوم) کی بالکل بگڑ گئین۔ انوشیروان نے
اگرچہ مزدک اور اس کے بعض پیروون کو قتل کیا لیکن ان بری تعلیمون
کے دور کرنے پر قادر نہو سکا۔ اسی وجہ سے اس قوم سے نہ ہو سکا کہ عرب کے
ایک حملے کا بھی تحمل کرے حال آن کہ اس کا حریف و ہم سر کہ عبارة ہے
روم سے کتنے قرنون تک عربون سے برابر مجادلہ و محاربہ کرتا رہا۔

خدا ہر قسم کی تشبیہ سے منزہ ہے۔ پس خدا موجود ہے نہ معدوم (یعنی اسم کا اقرار کرو اور مسمی سے انکار) ایک زمانہ تک یہ اہل باطن کا گروہ پوشیدہ طریقے سے ان تعلیمون کے ذریعے سے مسلمانون کے اخلاق کے بگاڑنے مین کوشش کرتا رہا۔ علماے دین اور سارے روساے مسلمین اس امر پر مطلع ہوکر درپے معارضہ ہوے۔ جب ان لوگون نے دیکھا کہ معارضین بہت ہین تو اپنی باطل راؤن کے پھیلانے کے لیے امتہ محمدیہ کے ہزارون علما صلحا اور امرا خفیۃً قتل کر ڈالے۔ ان مین سے بعض نے اُن فاسد اور مضر عقیدون کو فرصت پاکر (الموت) کے منبر پر صاف صاف عالم پر ظاہر کیا اور کہا کہ قیامتہ کے کھڑے ہونے وقت کسی طرح کی تکلیف خلق پر نہ ہوگی نہ ظاہری نہ باطنی۔ اور قیامتہ عبارۃ ہے حق کے قیام سے۔ اور مین قائم حق ہون۔ بعد اس کے ہر کوئی جو کچھ چاہے کرے کہ تکلیف اٹھ گئی (یعنی انسانیۃ کے دروازے بند ہوگئے اور حیوانیۃ کے کھل گئے) بالجملہ ان اہل باطن اور تاویل والے نیچریون اتالیقون نے مسلمانون کے سابق قرنون کے کمال کے حیلے سے خلق کو سارے نقائص و رذائل کی طرف کہ امتون اور ملتون کو خراب و تباہ کرنے والے ہین بلایا۔ اپنی جعلی تنزیہ کے حیلے سے الوہیتہ کا اعتقاد کہ اس دنیا مین ساری نیک بختیون کی بنیاد ہے عقلون کی لوحون سے مٹا ڈالا۔ یہ مرور زمان امتہ محمدیہ کے اخلاق کو پورب سے پچھم تک بگاڑ کے رکھ دیا۔ اور اُس شریف

لہ ایران مین ایک مقام ہے جہان ملاحدہ رہتے تھے۔

تعلیم کی بنیاد اس امر پر قائم کی کہ اولاً مسلمانون کے عقائد مین شک
کے قائم ہو جانے پر ان سے عہد و پیمان لیجیے۔ اور عہد و پیمان کے بعد ان
کو اپنے مرشدِ کامل کے سامنے پہونچایئے۔ اُن لوگون نے یہ بھی کہا کہ ان
تعلیمون کے سکھانے والے پر لازم ہے کہ ہمیشہ دین اسلام کے روسا
کے ساتھ تدلیس و نفاق کی چال چلے۔ اور اُس پر واجب ہے کہ اپنے
مطالب کے محکم کرنے پر قادر ہو۔ جب یہ کسی کو اپنے مرشدِ کامل کے دام
مین پھانس لائے تو پہلی بات جو وہ مرشد کامل اُسے تعلیم کرتا یہ تھی
کہ ظاہری اعمال ان شخصون کے لیے ہین جو حق کو نہین پونہچے۔ اور
حق عبارة ہے مرشد و راہبرِ کامل سے۔ جب تو حق کو پونہچ گیا پس اب
تجکو چاہیے کہ اپنے کو ان ظاہری و بدنی اعمال سے خلع کر ڈالے۔ پھر
تھوڑے دنون کے بعد اُس سے کہتا کہ ظاہری باطنی تکلیفین اور سارے
اعتقاد اور قیدین ناقصون کے لیے ہین جو بمنزلہ بیمارون کے ہین
اور جب کہ تو کامل نکلا تو لازم ہے کہ ان ساری ظاہری باطنی قیدون کو
تو اپنے ذات سے سلخ کر ڈالے۔ اور اباحة کے وسیع دائرے مین قدم
رکھے۔ کیا حلال کیا حرام کیا امانة کیا خیانة کیا صدق کیا کذب کیا
فضائل کیا رذائل (سب کے سب برابر ہین) پھر اپنے تابعین کی نفوس
مین اباحة قائم کرنے پر الوہیة کے انکار اور مذہب نیچری کے اثبات کے
لیے دوسرا حیلہ کام مین لا کر کہتا کہ اگر خدا موجود ہو موجودات کے
ساتھ مشابہ ہو گا۔ اور اگر معدوم ہو معدومات کے مثل ہو گا۔ پس

؎ یعنی اسلام کے پیرایے مین ظاہر ہو کر فریب دے۔

کہ اُس ضعف کو بالکل زائل کر ڈالین - اور اپنے اُس غلبہ و قوۃ کو دوبارہ پھیر لائین
کیون کہ وہ غلبہ انھین سچے عقیدون اور پسندیدہ خصلتون کا نتیجہ تھا -
اور فساد کے راہ پانے پر اُس کا اعادہ دُشوار ہوا - اسی وجہ سے ہے کہ تاریخ
والے مسلمانون کے تسلط کے انحطاط کی ابتدا محاربہ صلیب سے لیتے ہین پر
چاہیے یون تھا کہ مسلمانون کے ضعف اور اُن کے کلمے کے تفرق کا آغاز اُن ہی
فاسد تعلیمون اور باطل رایون کی شروع سے لینے مخفی نہ رہے کہ بابی جو اس
اخیر زمانے مین ایران مین پاے گئے اور جنھون نے بندگان خدا کے ہزارون
خون کیے وہ انھین الموت + کے نیچریون کے کوچک ابدال آور انھین گرد +
کوہ کے طبیعیین کے چیلے یعنے کچکول بردار ہین آور اُن کی تعلیمین انھین
تعلیمون کا نمونہ ہین - پس منتظر رہنا چاہیے کہ مابعد مین اُن کے اقوال
سے اُمۃ ایرانیہ پر اور کیا کیا تاثیرین ہوتی ہین -
فرانسیس کی اُمۃ وہ یکتا اُمۃ تھی کہ سعادۃ کی اُن چھ بنیادون کے واسطے سے
قطعۂ یوروپ مین رومانیون کے بعد دانش و کاروائی کا علم بلند کر کے فرنگ
کی تمام اُمم کے تمدن کا موجب ہوئی - اور اُن اصول جلیلہ کے سبب غالب
اوقات جمیع بلاد مین صاحب کلمۂ نافذہ رہی - یہان تک کہ مسیح کی پیدایش
سے اٹھاروین قرن مین (ولتیر P) اور (روسو) رافع الخرافات اور منور العقول
کے نام سے ظاہر ہوے - اِن دو شخصون نے اپیکور (ابیقور) کلبی
کی قبر کھول کر ناتورلیسمی کی پرانی ہڈیون کو زندہ کیا - تکلیفین اُٹھادین
اباحۃ و اشتراک کے بیج بوے - آداب و رسوم کو خرافات سمجھے - ادیان

۞ بابیون کا رئیس طریقۃ سید علی محمد شیرازی تھا - اُس کا خلیفہ مرزا حسین علی آج تک ساحل بحر شام (عکہ) مین محبوس ہے - + الموت ایران مین ایک مقام ہے جو ملاحدۂ باطنیہ کا کسی زمانے مین مقر تھا - + ایران مین ایک مقام ہے جو مرکز گروہ باطنیہ کا تھا - P ولتیر اور روسو دو دہریے حکیم تھے کہ فرانس مین ظاہر ہوے -

امتہ سے کے پسندیدہ عقیدون اور نیک خصلتون کے ستونون کو ہلا ڈالا
یہان تک کہ اُن کی شجاعۃ و مردانگی ۔ ڈر اور بزدلی امانۃ و صداقۃ ۔
خیانۃ و دروغ گوئی اور محبۃ اسلام ۔ بیہی شخصی محبۃ سے بدل گئی تھی
اسی وجہ سے تھا کہ فرنگ کے کمینون کی ایک جماعۃ نے پانچوین صدی
مین شام کی سرزمین مین ہجوم کر کے سیکڑون شہرون اور دیہاتون
کو خراب اکر ڈالا ۔ ہزارون کے کشت خون کیے ۔ اور قریب ۹۰ سال
تک مسلمان اُن کمینون کے دفع سے عاجز رہے ۔ حال آن کہ
اُس فسادِ اخلاق اور تباہی عقائد سے پہلے فرنگ کی قوم کو اپنی ملک
مین بھی مسلمانون کے ہاتھ سے راحۃ و آرام نہ تھا ۔ اسی طرح تاتار
ترک اور مغول کے اوباشون کے ایک گروہ نے چنگیز خان کے
ساتھ آکر محمدیون کے شہر کو ویران کر کے لاکھون کے خون کو خاک
مین ملا دیا ۔ اور مسلمانون کو اتنی قوۃ نہ ہوئی کہ اس بلا کو اپنی ذات
سے دور کرین ۔ باوجودے کہ اول اسلام مین باوجود قلۃ عدد کے چین
تک مسلمانون کے گھوڑون کی جولان گاہ تھی ۔ سبب ذلۃ حقارۃ خرابی و
ویرانی مسلمانون کے لیے حاصل نہ ہوئی مگر خیانۃ دروغ گوئی بزدلی گران جانی
ضعف اور سستی سے جن کے آثار وہی فاسد تعلیمیں تھین ۔ چونکہ دین اسلام سے
اخلاق و آداب اکثر نفوس سے بالکل زائل ہوتے تھے لہذا اُن لوگون نے
ہزارون کوشش سے سالہاے دراز کے بعد شام کی سرزمین فرنگ کے ہاتھ
سے لے کر چنگیزیون کو شرف اسلام سے مشرف کیا ۔ لیکن اُن سے یہ نہو سکا

۵ جان کو گران سمجھنا اور اُس کو یہان تک دوست رکھنا کہ ذلۃ و رسوائی کو قبول مگر مرنا قبول نکر
یعنی بے حیائی کی زندگی گوارا کرنا ۔

تمام رو بہ نقصان ہوا۔ ناپلیون اوّل نے اگرچہ دوبارہ مسیحی دین کو
رونق دی مگر اُن تعلیموں کا اثر دلوں سے نہ گیا اور اختلاف مشارب
زائل نہ ہوا اور آخر کار یہ ہوا کہ جرمنی کے ہاتھوں سے شکست کھائی
اور وہ نقصان اُن کو پہونچا جس کا سالہاے دراز کے بعد بھی جبر نہیں
ہوسکتا۔ بلکہ وہ مضر تعلیمیں باعث اس کا ہوئیں کہ (سوشلسٹ)
یعنی اجتماعییّن کا طائفہ اُن میں پیدا ہوا۔ جو ضرر اور خسارہ کہ اس
گروہ سے فرانس کو پہونچا وہ بھی جرمنی کے ضرر و خسارہ سے کم نہ تھا
(فرانس کی تاریخ جنگ کی طرف رجوع ہو) اگر اُن اچھے عقیدوں اور
پسندیدہ خصلتوں والے اس امر کا تدارک نہ کرتے یہ قوم اپنے باطل
مقصدوں کے پورا کرنے کے لیے فرانس کو زیر و زبر کر کے خاک
میں ملا دیتی۔

پوشیدہ نہ رہے کہ اُمّتِ عثمانیہ اسی نیچریوں کے فاسد عقیدہ کی بعض
اُمرا و عظما میں ظاہر ہونے کے سبب اس رنج دینے والے حال کو
پہونچی۔ حتّٰی کہ وہ لشکری افسر جنھوں نے اس اخیر لڑائی میں خیانت کی اور
خرابی کا باعث ہوے وہی تھے جو نیچری طریق پر چلتے اور اپنے کو نیچر کا
والا سمجھتے یعنی نیچری تعلیم کے سبب ایسا گمان کرتے کہ انسان سارے
حیوانات کی مثل ہے۔ اور یہ اخلاق یہ عادات جن کو اپنے حق میں فضیلت
شمار کرتا ہے نیچر کے خلاف اور عقل کی فضول باتوں میں سے ہیں۔
چاہیے کہ ہر شخص جہاں تک کہ ہو سکے اور جس وضع سے کہ ممکن ہو حیوانی لذتیں

کو انسان ناقص العقل کی گھڑت خیال کیا - اور دونون صاف صاف
الوہیۃ کے انکار اور انبیا کے بُرا کہنے مین مشغول ہوے - یہان تک کہ
(وولتیر) نے بہتیری کتابین انبیا کی خطا اور تمسخر بدتی اور مذمت مین تصنیف
کین - ان باطل اقوال نے فرانسیسیون کے دلون پر اثر کیا اور یکبارگی
عیسائی مذہب سے دست بردار ہوگئے - اور نیچر کی پاک شریعۃ یعنی اباحۃ
و اشتراک کے دروازے اپنے مُنہ پر کھول لیے حتی کہ ایک وزا ایک لڑکی
کو لا اور گرجے کی محراب مین رکھ اُس قوم کے رئیس نے ندا کی کہ لوگو بعد ازین
بجلی اور گرج سے نہ ڈرو - اور ایسا گمان نہ کرو کہ یہ باتین تمھاری تہدید کے
لیے آسمانی خدا کی طرف سے ظاہر ہوتی ہین بلکہ یون سمجھو کہ یہ طبیعۃ یعنی نیچر
کی آثار ہین - سوی نیچر کے کوئی دوسرا موثر عالم وجود مین نہین - پس اب
اوہام کی پوجا نہ کرو - اور گمان کی راہ سے اپنے لیے ایک خدا نہ تراشو -
اور اگر چاہتے ہو کہ کسی چیز کی عبادۃ پرستش ضرور ہی کرین تو یہ لڑکی یہان
محراب مین صنم کے مثل کھڑی حاضر ہے - ان ہی دو شخصون کی فاسد
نیچری تعلیم اولاً فرانس کے مشہور خلفشار کا موجب ہوئی - دوسرا سبب
یہ ہوا کہ فسادِ اخلاق تفرق کلمہ اور اختلافِ مشارب نے اُس اُمّۃ کے
آحاد کو گھیر لیا - یہان تک کہ رفتہ رفتہ مختلف رایون جداگانہ مشربون
کے لوگون کے ہر ایک طائفہ نے اپنی طرف مشغول ہو کر اپنے اپنے مقاصد
اور اپنی اپنی لذتون کے حاصل کرنے مین کوشش شروع کی اور منافع
عامہ سے مُنہ پھیر لیا - اسی سبب سے اُن کا خارجی نفوذ گیا یورپ کتیا چیم

کہ نیچر کی پاک شریعۃ یعنی اباحۃ و اشتراک کے شیوع و نشر کا سب سے
بڑا اسباب اور سب سے زیادہ محکم مانع دین اور سلطنتین ہین - پس لازم ہے
کہ ان کی بنیاد ہی ڈھا دیجیے - اور پادشاہون اور دینون کے پیشوا
کو نیست و نابود کر ڈالیے - اگر کوئی شخص اپنے کو کسی لذت کے ساتھ
مخصوص کرے اپنے کو کسی ایک نعمۃ یا فضیلۃ کے ساتھ ممتاز کرے - اور نیچر یعنی
طبیعۃ کی پاک شریعۃ کے ساتھ مخالفۃ سے پیش آئے اُس کو قتل کرنا چاہیے تا اور
لوگ اس نیچر کی پاک شریعۃ کے حکم سے سر نہ پیچین گردن کشی نہ کرین - ان
تین گروہون نے اپنے مفسدانہ افکار کے پھیلانے کے لیے کوئی حیلہ
کوئی فریب اس کے سوی نہ پایا کہ مدرسے بنائین یا یہ کہ مکتبون اور
مدرسون مین معلم مدرس ہو کر تھوڑا تھوڑا کرکے اپنے افکار کو بچون کے
ذہن صافی مین جگہ دین - اسی وجہ سے بعض مدارس کے بنانے مین
مشغول ہوے - اور بعض متفرق ہو کر اُن مین سے ہر ایک بلاد فرنگستان
کی کسی مدرسے مین معلم ہو کر اپنے باطل خیالون کے پھیلانے اور شائع کرنے
مین کوشش کرنے لگا - اس وسیلے سے اُن کے گروہ مین لوگ بہت
ہو گئے اور تمام اطراف ممالک یوروپ مین منتشر ہوے خصوصًا ممالک روس
مین بلا شبہہ اگر یہ تین طائفے قوۃ پکڑین نوع انسانی کے انقراض و اضمحلال کا
موجب ہون - چنانچہ اُس کی وجہ پیشتر گذری - اجارنا اللہ من شرورہم واقوالہم وافعالہم
(مُور منشد) وہ پچھلا پیمبر اور برگزیدہ نبی نیچر کا کہ اولًا ممالک انگریز مین تھا
پھر بعد ازان سرزمین امریکا مین ہجرۃ گزین ہوا اُس نے بالہام طبیعۃ یعنی نیچر کے

اور شہوتین اپنے لیے حاصل کرے اور قیدون کے خرافات اور بے عقل آدمیون
کے بیہودہ جعلیات کے سبب اپنے کو لذتون سے محروم نہ کرے
جب انسان فنا ہو جاتا ہے پھر شرف کیا حیا کیسی اور امانۃ وصداقۃ
کیا بلا - اسی واسطے انھون نے باوجود تمہارے جلیلہ کے سفلگی کو
قبول کرکے تھوڑی قیمۃ پر عثمانیون کے اتنے برس کے شرف کے
گھر کو برباد کر دیا -

(سوشلسٹ) - (کمونسٹ) - (نہلسٹ) یعنی اجتماعیین اشتراکیین
اور عدمیین تینون گروہ اسی طریق کے رہ سپر ہین - اپنے کو محب
الفقرا و الضعفاء و المساکین کے نام سے ظاہر کیا ہے - ان طائفون
مین سے ہر ایک اگرچہ اپنے مطلب کی ظاہرا جدا گانہ طور سے تقریر
کرتا ہے لیکن اُن کی غایۃ ونہایۃ مراد یہ ہی ہے کہ سارے انسانی
امتیازون کو اُٹھا کر مزوک کے مثل سب آدمیون کو کل چیزون مین
شریک کر لین - اس فاسد مقصد کے پورا کرنے کے لیے کتنی خونریزیان
کین کتنے فساد اور فتنے برپا کیے - اور کتنی عمارتون اور دیہاتون مین
آگ لگا دی - یہ لوگ کہتے ہین جمیع لذائذ جو روی زمین پر ہین
سب نیچر یعنی طبیعۃ کے فیوضات سے ہین - پس نہ چاہیے کہ کسی شخص
کو کوئی اختصاص کسی چیز کے ساتھ بغیر اُن لوگون کے ہو جو انسانیۃ مین
اُس کے مشارک ہین - بلکہ چاہیے کہ ساری لذت کی چیزین اور مشتہیات
تمام افراد انسان کے درمیان حق مشترک رہین - یہ ہی یہ بھی کہتے ہین

کی بنیاد اکھیڑ پھینکین۔ اور اُس کے رشتۂ اتفاق کو ایک دوسرے سے
جدا کر ڈالین۔ اِن کے افکار کی جولان گاہ بہت تنگ ہے۔ اور ہنوز
اسے بشکلنے سے بھی انھون نے قدم باہر نہین رکھے۔ قلم کو اس تنگ اور
ناپاک جولان گاہ مین حرکۃ کا یارا نہین۔ اس قدر کہہ سکتا ہون کہ یہ پیادے
یعنی اَورون کے پہلوان ہیچ ہین باقی پڑھنے والے جانین۔

جو کچھ کہ پیشتر ذکر ہوا اُس سے ہر شخص کو بخوبی معلوم ہوگا کہ یہ نیچریون یعنی دہریون
کا گروہ جس اُمّۃ مین کہ ظاہر ہوا اُس کے آحاد کے اخلاق کو اپنی فاسد تعلیمون
کے سبب ہزارون تلبیس و تدلیس سے خراب کیا۔ اُن کے قصرِ سعادۃ کی بنیاد کو
کھود کر رکھ دیا۔ خیانۃ دروغ گوئی گران جانی اور شہوۃ پرستی کو رواج دیا
یہان تک کہ تدریجاً اُس اُمّۃ کے نام کو لوحِ وجود سے مٹا ڈالا یا یہ کہ فقر و
غلامی کی رسوائی مین مبتلی کیا۔ مع ذلک اس گروہ مین بعض اپنے اصلی
مقصد کو کہ اباحۃ و اشتراک ہے تدلیساً مخفی رکھ کر ظاہر مین صرف اُلوہیۃ
اور روزِ بازپرس کے انکار پر اکتفا کرتے ہین لہذا مین بیان کرنا چاہتا ہون
کہ یہ تعلیم نفسِ حیاۃِ اجتماعیۃ کے فساد اور ارکانِ مدنیۃ کے تزلزل
کو کافی ہے کوئی سبب اس تعلیم سے زیادہ مؤثر فساد اخلاق مین پایا
نہین جاتا۔ ممکن نہین کہ کوئی آدمی نیچری ہو اور باوجود اس کے بھی
مہذب اخلاق اور امانۃ صداقۃ مروۃ اور جوان مردی والا ہو۔

پس مین کہتا ہون ہر فرد انسان کو بحسب سرشت اور خلقۃ کے بہت سی
شہوتین اور خواہشین ہین جن کے مقابلے مین مشتہیات اور ملائمات

(۱) وہ مسخرہ کھلاڑی جو زمین ہی پر کھڑا اکھاڑے بازی کی نقل بناتا۔ دور ہی کی کرتبون کی تقلید کرتا۔
بازی گر کا منہ چڑاتا۔ اور اپنی بیہودہ مضحک حرکات سے لوگون کو ہنساتا ہو۔

مصلحت دیکھی کہ اباحت و اشتراک کی نعمتِ عظمیٰ کو فقط انہین کو عطا کیجیے جو نیچر پر
ایمان رکھین لہذا دو کمپنیان قائم کین۔ ایک مومنین کی دوسری مومنات کی
اور کہا کہ ہر ایک مومن ہر مومنہ پر مطلق التصرف ہو۔ اسی وجہ سے ہے کہ اگر مومنات
مین سے کسی ایک سے سوال ہو تو کس کی بیوی ہے تو جواب دیتی ہے کمپنی کی بیوی۔
اسی طرح اُن عورتون کی اولاد سے اگر پوچھا جاے تو کس کا بیٹا ہے جواب دیگا
جمعیت کا بیٹا۔ ہنوز ان کے شر و فساد کے شعلے نے کمپنی کے چھپاؤ دیل سے سر نہین
نکالا۔ خداوند تعالیٰ کو معلوم ہے کہ کس وقت اس کا شرارہ عالم کو پکڑ لے اور
انسان کے خانُمان کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالے۔

وہ منکرین الوہیت یعنی نیچری جو مہذب و ستودار اور خیر خواہ قوم کی لباس تلبیس مین ظاہر ہوے
ہین۔ جنھون نے اپنے کو پیمبرون کا شریک قافلے کا رفیق ٹھیرا رکھا۔
نبیون اور پلیدون کے آگے علم و دانش و کاروانی بلند کر رکھا۔ اور خیانت
کے لیے نئی بنیاد ڈال رکھی ہے جو دو تین چوری کی ہوئی ناتمام باتون پر
پھول بیٹھے۔ بہ صد کبر و ناز مونچھون پر تاو دیتے پھرتے۔ اپنے کو باوجود
ہزارون جہل اور نادانی کے ہادی اور راہ بر بتاتے۔ اور اپنے تمام اخلاق
رذیلہ و صفاتِ ذمیمہ کے ساتھ بھی اپنے کو مہذب تصور کرتے ہین۔ اور
جنھون نے عقل و خردمندی کو بے وفائی دغا بازی اور زر و سیم مین منحصر سمجھ
رکھا ہے۔ بہت شرمندگی کھینچتا ہون کہ مین اُن کا ذکر کرون۔ اور مجھے
نہایت شرم آتی ہے اُن کی روش و کردار کی تحریر سے۔ کیون کہ ان کے مقصد
نہایت پست ہین اس لیے کہ یہ چاہتے ہین کہ اپنے پیٹ کے لیے اپنی امت

ف یعنی شر و فساد کمپنی ہی مین محدود ہے۔ ہنوز متعدی نہین ہوا۔
ف اس سے سب کے نیچری مقصود ہین۔

وجہ ثانی - سو جاننا چاہیے کہ شرافۃ نفس وہ صفۃ ہی کہ اس صفۃ والا ان عملون اور فعلون سے جو اُس کے عشیرہ قبیلہ کے نزدیک ذمیم و قبیح ہون اجتناب کرے گا - اور خستہ نفس وہ صفۃ ہی کہ اس صفۃ والا بری باتون سے پرہیز نہین کرتا - اور نہ تقبیح و تشنیع سے متاثر ہوتا - ہر آدمی پر واضح ہے کہ اس صفۃ یعنی شرف نفس کی کوئی معین ماہیۃ اور حقیقۃ اُمتون کے نزدیک نہین ہے کہ اُس کے ذریعہ سے شہوات کو حدِ اعتدال پر لا سکیے اور ہر شخص کو اپنے اپنے حق پر راضی کر کے پایۂ انتظام کو محکم کر سکیے - کیا تم ملاحظہ نہین کرتے بہتیرے ایسے امور ہین جن کا کرنا ایک اُمۃ کے نزدیک خستہ و دناءۃ شمار کیا جاتا ہے وہی امور دوسری اُمۃ کے نزدیک شرف و کمال نفس کے آثار اور مدح و ستایش کے موجب ہین - حالآنکہ فی الحقیقۃ عین جور و ظلم و غدر ہین - چنانچہ لوٹ کھسوٹ چوری رہزنی اور کسی کو جان سے مار ڈالنا بہتیرے قبیلون کو ہیون اور بادیہ باشون کے نزدیک نہایۃ کمال اور غایۃ شرف نفس ہے - اسی طرح حیلہ بازی مکاری منافقی ایک قوم کے نزدیک خستہ شمار کی جاتی ہے - دوسری قوم ان ہی باتون کو عقل کارروانی اور کمال شمار کرتی ہے - دوسرے یہ کہ اگر تم اس امر مین غور کرو کہ ہر حادث کے لیے ایک علۃ ہے اور انسان کے اختیاری افعال کی علۃ غائی اُس کا نفس ہے تو تم بہ خوبی دریافت کر لوگے کہ شرافۃ نفس سے متصف ہونے کی چاہ اُس کے حاصل کرنے مین سعی اور اُس کی خستہ و دناءۃ سے خوف بہ سبب انسان کی رغبۃ

شرافۃ نفس

عالم خارج مین رکھے گئے ہین - وہ شہوتین بذاتہا یون اقتضا کرتی ہین کہ انسان حرکت اور سعی کرکے اُن مشتہیات کو حاصل کرے اور اُن سے اپنی خواہشون کا علاج کرے اور سَورَۃ یعنی تیزی و تُندی نفس کو توڑ والے - اب چاہیے اُن کا حاصل کرنا بہ نہج حق ہو یا بہ نہج باطل اور اُن کا ہاتھ مین لانا چاہیے فتنہ فساد خونریزی اور حق کے دبا لینے کا موجب ہو یا یہ کہ بعض اِن مفاسد کے اُس کو دستیاب ہوجائین - اُن قوی مقتضیات اور فعّال یا عملو کو غیر معتدل تاثیرون سے باز رکھنا اور اُن موثر شہوتون والے انسان کو حق پر راضی کرنا تعدّی و دست بُرد سے روکنا ان چار چیزون مین سے کسی ایک کے ذریعے سے متصوّر ہوتا ہے - یا یہ کہ ہر صاحب حق (حق دار) ایک تلوار ہاتھ مین پکڑ اور ایک سپر کندھے پر رکھ ایک پاون آگے ایک پاون پیچھے جمارات دن اپنے حق کی حفاظت مین کوشش کرے - یا شرافۃ نفس جیسا کہ ارباب ہوا (حرص ہوا والے) ادعا کرتے ہین - یا حکومۃ یا اعتقاد اس بات پر کہ عالم کا ایک دانا صانع اور اچھے برے عمل کے لیے اس حیاۃ کے بعد ایک معین جزا ہے یعنی دین -

پہلی وجہ موجب اس بات کا ہوتی ہے کہ حقوق کی حفاظۃ اور تعدّیون کے دفع کے لیے خون کے سَیل بہین - پہاڑ اور گھاٹیان انسانی افراد کے خون سے رنگین ہون -

اور ہر قوی ہر ضعیف کو گھس پیس کر رکھ دے - یہان تک کہ آخر الامر یہ نوع تمام اور اس کا نام وجود کی لوح سے محو ہوجاے -

اختلاف حقوق کی چار صورتین

تلوار سے حقوق کی حفاظت

وظلم اور تمام افعال ذمیمہ سے پرہیز کرتے اور ان امور مین سے کسی بات
کو بھی خستہ و دناءۃ نہین سمجھتے گئے ۔ حال آنکہ اِن باتون مین سے اگر
ایک بھی آحادِ رعیّۃ سے سرزد ہوتی تو وہ خسیس اور دنی النفس شمار
ہوتے ۔ اور اسی وجہ سے اُن کے امر معیشۃ مین خلل واقع ہوتا حتی اکہ
سائر طبقات بھی اِن امورِ کو اپنے سلاطین و امرا کے حق مین خستہ و
دناءۃ سے نہین جانتے بلکہ اور باتون پر حمل کرتے ہین ۔ اور طبقۃً
بعد طبقۃٍ جمیع طبقات عالیہ کا طبقات سافلہ کے ساتھ یہی حال ہے ۔
سبب اس امر کا یہ ہے کہ طبقاتِ عالیہ اپنے کو اُن افعالِ شنیعہ
کو ضرر سے محفوظ و مصئون جانتے ہین ۔ پس انتظام عالم کا دارومدار
اگر اسی شرافۃ نفس پر ہو تو ہر ایک طبقۂ عالیہ طبقۂ سافلہ پر دست تعدی
دراز کرے اور شر و فساد کے دروازے اس بیچارے انسان کے منہ پر
کھل جائین ۔ علاوہ برین چون کہ اس صفۃ سے متصف ہونے سے غرض
ہی معیشۃ کے طریقون کا کشادہ کرنا اور مسالک زندگانی کی تنگی سے بچنا
جیسا کہ معلوم ہوا پس ہرگز یہ خصلۃ انسان کے لیے باطنی تعدیون مخفی
خیانتون اور رشوۃ خواریون سے محکمون کے گوشون مین مانع نہین
ہو سکتی ۔ کیون کہ انسان طالب کشایش عیش جانتا ہے کہ اِن مخفی
خباثث سے بغیر اس کے کہ دناءۃ کے ساتھ مشہور ہون اصلی مقصود
کو پہنچ جاؤنگا ۔ جیسا کہ دیکھتے ہو کہ شرف نفس کی طرف بلانے والون
سے کیسے کیسے اعمال محکمون کے گوشون مین ظاہر ہوتے ہین ۔ پس

اور میل کرنے سے طرف طریق معیشت کے کشادہ کرنے کے اور بچنا اُس کا ہی
سالک زندگانی کی تنگی سے - کیون کہ وہ جانتا ہے کہ شرافۃ نفس
کے ساتھ متصف ہونے سے معتمد علیہ ہون گا امانۃ و صداقۃ کے ساتھ
مشہور ہوکر میرے اعوان و انصار بہت ہوجائین گے - اور یارون
کی کثرۃ سے معیشت کی راہین اور اسباب زیادہ ہوجائین گے - بہ خلاف
خستۃ و دناءۃ نفس سے متصف ہونے کے کہ وہ تنفر قلوب کا موجب
اور دوستون کی کمی کا باعث ہوکر مین معیشت کے ابواب مسدود
کرلون گا - پس شرافۃ نفس کی مقدار طلب اُس صفۃ کے تمکن اور
عدم تمکن کا ضعف اور قوۃ اس کے درجات اور مراتب اور اُس کی
تاثیرین ارباب تعدیات و شہوات کے روکنے مین طبقات مردم کی
معیشتون کے موافق ہوتی ہین - یعنی طبقات ناس اُس صفۃ کے حاصل
کرنے مین اُسی قدر کوشش کرین گے کہ اُن کی معیشت کو نافع ہو اور وہ
ضرر و گزند سے محفوظ رہین - بلکہ ہر ایک طبقہ شرافۃ نفس اُس صفۃ کو
شمار کرتا ہے جس سے رتبے اور معیشت کی حفاظۃ ہو سکے - جو چیز کہ اُس
پر مزید ہو اُس کے فقدان کو ہرگز نقص و دناءۃ نہین جانتا اگرچہ اور
طبقات کے نزدیک نقص و خستۃ ہی کیون نہ شمار کیا جاے - اور نہ اُس
کے استحصال کی کوشش عمل مین لاتا - دیکھو اکثر سلاطین و امرا
کس طرح باوجود اعتقادِ شرافۃِ نفس کے عہد شکنی سے پروا نہین کرتے
خصوصاً اُن کے ساتھ جو عظمۃ اور جلالۃ مین اُن سے کم ہین - اور نہ جو

دین کے ساتھ مستند ہو اور اُس دین مین اُس کی ماہیتہ متقرر و متعین ہو گئی ہو تو اُس منشا اور بنا کی جہتہ سے سلسلۂ معاملات کے انتظام کا موجب ہو گا نہ بذاتِ خود۔ جیسا کہ حیا کے بیان مین اس کی طرف اشارہ ہوا۔

وجہ ثالث۔ سو مخفی نہ رہے کہ حکومتہ کی قدرۃ ظلم و جور ظاہری کی دفع پر مقصور ہے۔ لیکن اہل شہوات کے باطنی فریب زور بہتان اور فساد کو کس طرح روک لے گی۔ اور پنہانی حیلون فریبون اور ستم پر کس طور سے مطلع ہو جاے گی۔ کہ اُس کے رفع مین کوشان ہو۔ علاوہ برین اُس کے حاکم و اعوان سب کے سب شہوتون والے ہین۔ پھر کون سی چیز اُن قدرۃ والون کو فعال شہوتون کے مقتضیات سے منع کر لی گی۔ اور بیچاری رعایا کو کون سا امر اُن کی حرص طمع اور خود اُن سے خلاصی بخشے گا۔ جب اُن کا کوئی روکنے زجر کرنے والا نہ رہے البتہ وہ حاکم خفیۃً چورون کے سردار اور جہراً رہزنون کے سرگروہ بن کر اُن کے اتباع و اعوان سب کے سب ظلم اور جور اور غدر کے آلات شر و فساد کے سامان اور فریب و مکر کے ہتیار ہو جائین گے۔ اپنی شہوتون کی پیاس کی بیچارون کے خون سے تسکین کرین گے۔ اپنے قصرون (محلون) کو بے نواؤن کے خون سے منقش و مزین فرمائین گے۔ بالجملہ بندگانِ خدا کی ہلاکتہ اور شہرون کی خرابی و تباہی مین کوششین اور سعی عمل مین لائین گے۔ پس ارباب شہوات کو تعدیات و اجحافات سے روکنے کے لیے کوئی اور سبب باقی نہ رہا مگر وجہ رابع یعنی اہل

کسی کو نہ چاہیے کہ شرفِ نفس کو عدل کی میزان قرار دے اور یہ گمان
کرے کہ اس صفت سے ہر آدمی کو اُس کے حق پر راضی کر کے ساری
ظاہری باطنی تعدّی اور دست برد کی روک ہو سکتی ہے اگر کوئی کہے کہ
طلب شرافتِ نفس کے اسباب مین سے ایک حُبّ محمدة و ستایش بھی ہے
تو ہو سکتا ہے کہ ہر شخص ثنا و صفت حاصل کرنیکے لیے اپنے کو شرافت کے اعلیٰ درجے سے
متصف کر کے اپنے کو جمیع رذائل و ردی باتون اور تعدیات و اجحافات سے
دُور کرے۔ تو مین یہ جواب دیتا ہون کہ اولاً تو ایسے آدمی کمتر پائے جاتے ہین کہ مدح
و ثنا کو بدنی لذّتون اور شہوتون پر مقدم رکھین اگر طبقاتِ مردم کی طرف نظر کی
جاے تو یہ بخوبی ظاہر و ہویدا ہوگا۔ ثانیاً چونکہ اِنَّ الانسان ہا حیوان منش
کی مدح و ثنا کے واسطے پہلا موجب اور ان روپیے مؤرّخون اور جھوٹے شاعرون
کی ستایش کے لیے پہلا باعث غنا ثروة جاہ جلال اور شوکت ہی اگرچہ ان کا استحصال
غیر لائق طریقون سے کیون نہ ہوا ہو اور ہر چند ان اُمور کے حاصل کرنے مین ہزارون
تعدّیان اور ستم کیون نہ سرزد ہوے ہون۔ لہذا غالب نفوس اس امر مین کوشش
کرینگے کہ اپنے کو غنا ثروة والا بنائین اور جاہ و جلال کا مالک کرین تاکہ بدنی لذتین
بھی حاصل کرین اور ان فریب دینے والون کے ممدوح بھی بنین۔ اور ایسے
آدمی کمتر پائے جاتے ہین کہ ثنا و صفت کے طالب ہو کر راہ حق فضیلہ شرافت
نفس سے سچی ثنا و ستایش اپنے لیے حاصل کرین۔ جو کچھ کہ کہا گیا اس
سے ظاہر ہوا کہ شرافتِ نفس کی خصلت کسی طرح سے شہوتون کی تعدیل تعدیون
کی روک اور عالم کے انتظام کے لیے کافی نہین۔ ہان اگر شرفِ نفس کسی

نیچریون کے اوصاف

پڑھنے والون کو معلوم ہوا کہ طبیعیین یعنی نیچریون کی پہلی تعلیم یہ ہے کہ تم ان دو
اعتقادون کو اٹھا دیا ہے جو سارے دینون کی بنیاد ہین - اور ان کی آخری تعلیم
اباحۃ و اشتراک - پس یہ قوم ہے حیاۃ اجتماعیہ کی برباد اور مدنیہ کی تباہ کرنے والی -
اخلاق کی بگاڑنے والی - علوم و معارف کے ارکان کی خراب - امتون کی ہلاک اور نخوۃ
غیرۃ ناموس کی زائل کرنیوالی - لالچی اور خیانۃ کی جڑین - کذب و دروغ کے جھنڈے اور
حیوانیۃ کی بلائی والی - ان کی محبۃ و دوستی کینہ - ان کی مصاحبۃ مکر - ان کی ملایمۃ عدر
و بیوفائی ان کی دوستیان اور مجاملۃ حیلہ - ان کی صداقۃ و راستی فریب - ان کا
دعوی انسانیۃ جال - ان کا علوم و معارف کی طرف بلانا شست و قلاب - امانۃ
مین خیانۃ کرتے - راز کی حفاظۃ نہین کرتے - اپنے دوست عزیز کو ایک پیسے پر
بیچ ڈالتے - پیٹ کے بندے - شہوت کے غلام - اپنی شہوۃ پوری کرنے کے لیے کسی قسم
کی خسیس اور ردی عمل سے شرم نہین کرتے - نہ ناموس اور عار و ننگ کو کسی طرح
پہچانتے - نہ شرف نفس سے خبر رکھتے - اس گروہ مین لڑکے اپنے باپ سے اور لڑکیان
باپ بھائی دونون ہی سے پناہ مین نہین - (ہان حرکۃ طبیعی کو کوئی کس طرح
روک سکے) اگر کوئی شخص ان کے بدن کی نرمی سے جو سانپ کے مثل ہے
فریب کھائے - ان کے سانپ کی طرح کے خط و خال پر فریفتہ ہو - ان کا ملمع کیا
ہوا قول اس کو پسند آئے - ان کے حیلے اس کے دل مین جگہ کرین - اور ایسا
گمان کرے کہ یہ قوم موجب تمدن اور باعث انتظام بلاد یا سبب نشر علوم و
معارف ہے - یا یہ خیال کرے کہ تنگی کے وقت مین معین و یار ضرورۃ کے
وقت حافظ اسرار ہین تو اس کی عقل پر رونا اور ہنسنا دونون ہی چاہیے کیون کہ

اعتقاد معاد و جزاے اعمال

اس بات پر ایمان کہ عالم کا ایک صانع دانا و توانا ہی اور اس امر پر اعتقاد کہ
عمل خیر و شر کے لیے اس حیاۃ کے بعد ایک جزاے معین ہے۔ الحق کہ یہ
دو اعتقاد شہوتون اور ظاہری باطنی تعدیون کے روکنے کے لیے ایک مضبوط
بنیاد حیلون اور زورون اور فریبون کے دفع کرنے کے لیے ایک محکم رکن
اور حقوق کے احقاق کے لیے ایک بہت ہی اچھا باعث ہی۔ یہی دونون
پوری امنیۃ اور پوری رفاہیۃ کا سبب ہین۔ بغیر ان دو عقیدون کے ہرگز
ہیاۃ اجتماعیہ صورۃ وقوع قبول نہین کرے گی نہ مدنیۃ ہستی کا لباس پہنے
گی۔ نہ معاملات کا پایہ استوار ہوگا۔ اور نہ مصاحبتین اور معاشرتین بے
غل و غش ممکن ہو سکین گی۔ اگر کسی کو یہ دو اعتقاد نہ ہون کسی طرح اُس
کے لیے فضائل کی طرف بلانے والا اور رذائل سے منع کرنے والا میسر
نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی چیز اُس کو خیانۃ اور دروغ گوئی منافقی اور مزوری سے باز رکھ
سکے گی اس سبب سے کہ سارے مکتسب ملکات اور اختیاری افعال کی علۃ غائی
جیسا کہ بیان کیا گیا نفس انسان ہی۔ جب کسی کو ثواب و عقاب کا اعتقاد نہوگا
تو پھر کون سی چیز اُس کو اُن صفات ذمیمہ سے منع کر کے اخلاق حسنہ کی
طرف بلاے گی۔ خصوصًا اُس وقت مین جب کہ انسان کو معلوم ہو کہ نہ اُن
باتون سے متصف ہونے سے دنیا مین کوئی ضرر اُس پر مترتب ہوگا نہ اُن
اخلاق کے اختیار کرنے سے اُس کو کوئی فائدہ ہی پہنچ جاے گا۔ اور کون سا
امر اُس پر معاونۃ مناصرۃ مرحمۃ مروۃ جوانمردی اور دیگر امور کو کہ ہیاۃ
اجتماعیہ کو اُن سے گزیر نہین لازم کر دے گا۔

زائل ہو گئے۔

جب یہ معلوم ہوا کہ مطلق دین انسان کی نیک بختیون کا سرمایہ ہے پس اگر محکم بنیادون استوار پایون پر رکھا گیا ہو تو البتہ وہ دین بوجہ اتم پوری سعادت اور کمال رفاہیت کا سبب ہوگا۔ اور بطریق اولی ظاہری معنوی ترقیون کا منبع ہو کر مدنیت کے علم کو اپنے پیرؤون کے درمیان بلند کرے گا۔ بلکہ دین داران کو ساری عقلی نفسی کمالات تک پونہچاے گا۔ اور دونون جہان کی نیک بختی کی طرف انھین واصل کردے گا۔

اگر ادیان پر غور کرین تو ایسا کوئی دین دکھائی نہین دیتا جو مثل دین اسلام کے محکم و استوار اساس پر رکھا گیا ہو۔ کیونکہ امتون کا مدارج کمال پر عروج کرنا اقوام کا معارج معارف پر چڑھنا قبیلون کا فضائل کی سیڑھیون پر صعود کرنا انسان کے طائفون کا دقائق حقائق پر مطلع ہونا اور اُن کا سعادت تامۂ حقیقیہ کو حاصل کرنا اور دنیا مین چند امرون پر موقوف ہے۔

اول یہ کہ چاہیے کہ امتون اور قبیلون کی عقلون کی لوح خرافات کی کدورتون اور وہمی باطل عقیدون کے زنگ سے پاک ہو۔ کیونکہ خرافاتی عقیدہ ایک کثیف حجاب ہے جو ہمیشہ اُس عقیدہ والے اور حقیقۃ و واقع کے مابین حائل ہوا کرتا اور اُس کو قفل الامر کے کھولنے سے باز رکھتا ہے بلکہ جب کوئی خرافات بات قبول کرلی تو اُس کی عقل کو وقوف حاصل ہوا اور فکری حرکات سے انکار کیا۔ پس بعد اس کے مثل کا حمل مثل پیر کرکے جمیع خرافات اوہام کو قبول کرے گا۔ اور یہ اس بات کا

ہنسی کی بھی جگہ ہے اور رونے کی بھی۔
پس ساری اُن باتون سے کہ ہم نے بیان کین بہ نہج اَوضح ظاہر ہوا کہ دین اگرچہ باطل اور سب دینون سے خسیس تر ہو اُن دو رکن رکین کی جہت سے یعنی صانع پر اعتقاد اور ثواب و عقاب پر ایمان ہونے کے سبب اور اُن اصول ستّہ کے سبب جو دوائع دین و کیش ہین مادّیین یعنی نیچریون کے طریقے سے عالم مدنیّہ اور ہیأۃِ اجتماعیّہ اور انتظام امور معاملات مین اس قرار دنیا کے بلکہ جمیع انسانی اجتماعون اور ساری بشری ترقیون مین کہین بہتر ہے۔
چونکہ نظامِ عالم نہج حکمۃ پر رکھا گیا ہے۔ اور نظام عالم انسانی جزو نظامِ کل ہے۔ اسی سے ہے کہ جس وقت یہ ہیأۃِ اجتماعیہ مین خلل ڈالنے والے یعنی نیچری ظاہر ہوے انسانی نفوس نے اُن کے قلع و قمع پر ہمۃ مصروف کی۔ نظامِ حقیقی مدنیّۃ کہ دین ہے اُس کے اختیار کرنے والون نے اُن کے ازالے مین بلیغ کوششین کین۔ اور مزاج انسان کبیر نے اپنے شعور خداداد کی وجہ سے کہ حکمۃِ کلیّہ کا اثر ہے انھین قبول نہ کر کے فضلات کے مثل دفع کیا۔ اسی لیے اگرچہ مدّتین ہوئین کہ انھون نے اس عالم مین قدم رکھا اور ارباب شوکت کے بعض خائن نفوس نے بجہۃ اپنے دنی مقصدون کے ہر وقت مین اُن کی تائید بھی کی لیکن پایداری اور ثبات حاصل نہ کر سکے۔ گرمیون کی گھٹا کی طرح جس زمانے مین کہ ظہور کیا جلدی سے متفرق اور نیست و نابود ہو گئے۔ اور حقیقی نظام عالم انسانی یعنی دین متمکن و مستقر ہو کر یہ بے انتظامیون کے مادّے

دوسرے یہ کہ اُن کے نفوس چاہیے کہ نہایۃ شرافۃ کے ساتھ متصف ہون یعنی
ہر ایک اُمّۃ اپنے کو رتبۂ نبوۃ کے سوی کہ وہ ایک رتبۂ الٰہیہ ہے انسانی افراد
کے سارے پایون اور رُتبون کے سزا وار و لائق سمجھے۔ اور اپنی ذات
مین کوئی نقص انحطاط اور عدم قابلیۃ تصور نہ کرے جب خلق کے نفوس
اس صفۃ سے متصف ہون ہر ایک ایک دوسرے سے فضائل کے کشادہ میدان
مین مسابقۃ کرکے کمالات کی استحصال مین مجاراۃ مباراہ اور ہمسری کے
درپے ہوگا۔ اور عزّ و شرف اور دنیا کے عالی رتبون کے جمع کرنے مین
کوتاہی نہ کریگا۔ اگر بعض نفوس کو ایسا اعتقاد ہو کہ مین اَورون سے خلقۃً
فطرۃً شرافۃ مین کمتر ہون۔ اور میرا رتبہ سائر نفوس سے پستر ہے۔ البتہ اُس
کی ہمۃ مین نقص اُس کی حرکۃ مین فتور اُس کے اِدراک مین ضعف حاصل ہوگا
اور بہتیرے کمالون عالی رتبون دنیوی سعادتون سے محروم رہ کر ایک چھوٹے
سے دائرے مین اُچھل کود مچائے گا۔ دین اسلام شرافۃ کے دروازے نفوس
کے مُنہ پر کھول کر ہر نفس کا حق ہر فضیلۃ اور ہر کمال مین اثبات کرتا جنسی
اور صنفی شرافۃ کا امتیاز درمیان سے اُٹھا دیتا۔ اور انسانی افراد کی فضیلۃ
کو فقط عقلی اور نفسی کمال پر قرار دیتا ہے۔ کمتر دین ایسا پایا جاتا ہے
جس مین یہ فضیلۃ یہ مزیۃ ہو۔ ملاحظہ کرو کس طرح برہما کے دین نے
انسان کو چار قسم پر منقسم کیا ایک برہمن دوسرے چھتری تیسرے
ولیس چوتھے سُودر۔ شرافۃ کا اوّل درجہ فطرۃً برہمن کے لیے قرار دیا۔
بعد ازان چھتری کے لیے۔ قسمِ چہارم کو تمام انسانی مرتبون مین سب سے

موجب ہوتا ہے کہ آدمی تحصیل کمالات سے دور جا پڑے اور حقائق اکوان اس پر
پوشیدہ رہین - بلکہ اس کا سبب ہوگا کہ اپنی ساری عمر اوہام وحشت
دہشت خوف اور بیم مین گزرانے - طیور کی حرکت اور بہائم کی جنبش سے لرزے
مین آئے - ہوا کے چلنے اور رعد کی آواز اور بجلی کی کوند سے مضطرب
ہو - اور تطیرات اور تشاامات؎ کے واسطے سے اپنے اکثر اسباب سعادۃ
سے باز رہے - اور ہر حیلہ باز مکار اور دجال کی اطاعۃ کرے - کون سی
شقاوۃ کون سی بدبختی اور کون سا سوء عیش اس طرح کی زندگی سے بدتر
ہوگا - دین اسلام کا اول رکن یہ ہے کہ عقلون کو توحید اور تنزیہ کے
صیقل سے خرافات کے زنگ اوہام کی کدورت اور وہمیات کی آلایش
سے پاک کرے - اور پہلی تعلیم اس کی یہ ہے کہ انسان کو نہ چاہیے کہ کسی
دوسرے انسان کو یا علوی سفلی جمادات مین سے کسی کو خالق متصرف
قاہر معطی (داتا) یا نافع مضر مذل شافی اور مہلک جانے - یا یہ کہ یون
اعتقاد کرے کہ مبدء اول بشری لباس مین اصلاح یا افساد کے واسطے
ظاہر ہوا ہے یا ظہور کرے گا - یا یہ کہ وہ ذات منزہ بعض مصلحتون کے
سبب انسانی کسوۃ مین پہنے سے آلام واسقام کا متحمل ہوا ہے - اور
با سوا ان کے ان خرافاتون مین سے کہ ہر ایک بالانفرادہ کوری عقل
کے لیے کافی ہے (اختیار کرے) - ادیان موجودہ مین سے اکثر ان
اوہام اور خرافات سے خالی نہین ہین - دیکھو دین نصرانی دین برہما
اور دین زردشت کو -

؎ تطیر اور تشاؤم یعنی فال بد لینا -

طرح ترقیان اُس اُمة کو حاصل نہ ہوئین (لیبنز) رئیس پراٹسٹنٹ کی
جس نے اس حکم کو انجیل کے برخلاف اُٹھا دیا اُس نے مسلمانون کی
اقتدا کی ہے —
تیسرے یہ کہ چاہیے ہر اُمة کے آحاد اپنے عقائد کو کہ عقلون کی لوحون کا
پہلا نقش ہے استوار برہانون اور محکم دلیلون پر قائم کرین — ظنون کی
پیروی سے عقائد مین دوری قبول کرتے رہین — اور اپنے آبا و اجداد
کی مجرد تقلید پر قانع نہون — کیونکہ اگر انسان حجة و دلیل کے بغیر کسی
امر پر اعتقاد کرنے ظنون کے اتباع کو اپنا پیشہ کرے — اور آبا کی تقلید
پر خوش ہو — اس کی عقل لامحالہ فکری حرکات سے باز رہے گی —
اور تھوڑا تھوڑا کرکے بلادة اور غباوة اُس پر غلبہ کرتی جائے گی —
یہان تک کہ اُس کی عقل بالکل بیکار ہو جائے — خیر و شر کے ادراک
سے عاجز رہے — اور شقاوت و بدبختی ہر طرح سے اُس کو گھیر لے —
تعجب نہ کرو (گیزو) وزیر فرانس جس نے تاریخ (سویلزیشن) یعنی
مدنیة اُمم افرنجیہ لکھی ہے کہتا ہے کہ اعظم اسباب تمدن مین سے
یوروپ کے ایک یہ تھا کہ ایک طائفے نے ظہور کرکے یون کہا کہ اگرچہ
ہمارا دین دین عیسوی ہے لیکن ہمین حق پونہچتا ہے کہ اپنے اصول عقائد
کے براہین کے جویا ہون — پادریون کی جماعة اجازة نہ دیتی اور
کہتی کہ دین کا مبنی تقلید پر ہے — جب اُس طائفے نے قوة پکڑی اُس
کے افکار پھیل گئے — عقلین بلادة و غباوة کی حالة سے نکل کر حرکة و جولان

زیادہ پست شمار کیا۔ اور یہ ایک اعظم اسباب مین سے شمار کیا جاتا
اس دین کے اختیار کرنے والون کے عدم ترقی کے علوم معارف
اور صنائع مین جیسا کہ سزاوار ہے اور چاہیے۔ اور حال یہ کہ اقدم امم مین
اور عیسوی دین موافق انجیل کے شرافۃ کو بعض بنی اسرائیل کے لیے
ثابت کرکے اُس جنس کے سوی سب کو چھوٹے اور ہیٹے نام سے ذکر کرتا
ہے۔ اس دین کے پیروون نے اگرچہ اس حکم سے سر پھیر کر
جنسیہ کے امتیاز کو اُٹھا تو دیا۔ لیکن پھر بھی پادریون کی صنف کو
اس قدر شرافت دے رکھی ہے کہ سائر نفوس کی خسۃ کا موجب
ہے۔ کیونکہ قبول ایمان اور غفران ذنوب کو اُن ہی کے تحت
قدرۃ قرار دیا اور کہا کہ اَورون کے نفوس کو اگرچہ کمال کے
اعلی درجے پر پونہچ گئے ہون یہ قدرۃ نہین ہے کہ اپنے گناہ
درگاہ الٰہی مین عرض کرکے مغفرۃ طلب کرین۔ بلکہ چاہیے یہ امر
پادریون کے واسطے اور ذریعے سے صورۃ پذیر ہو۔ اور اسی طرح
یہ بھی کہا کہ ایمان کا قبول کرنا خداوند تعالی کے نزدیک پادریون کے
قبول کرنے پر موقوف ہے۔ یہ حکم جو نفوس کو خسۃ بخشتا ہے
انجیل سے اخذ کیا۔ کیونکہ اُس مین لکھا ہے (جو کچھ کہ تم زمین مین
کھولو آسمانون مین کھل جاتا ہے۔ اور جو کچھ کہ تم زمین مین بند کرلو
آسمانون مین بھی بند ہو جاتا ہے) جب تک کہ یہ خسۃ بخش عقیدہ
بلاد فرنگ کی نصرانی امۃ کے نفوس مین متمکن و پایدار رہا کسی

انسان کی ساری معلومات مکتسب ہین - اگر اس کا کوئی معلم نہ ہو اپنی عقل سے بہرہ ور
اور فائدہ حاصل نہ کر سکے گا اور حیوانون کی مثل اس عالم مین بسر کرتا رہیگا اور سعادۃ
دارین سے محروم رہ کر اس دنیا سے چل بسیگا - پس معلم واجب ٹھیرا - نفس کی شہوتون اور
خواہشون کی کوئی حد کوئی اندازہ نہین - اگر ان شہوتون کا کوئی معدّل اور مقوّم
نہ ہو لامحالہ وہ خواہشین اور شہوتین تعدیات و اجحافات کی مستلزم ہونگی - ان
خواہشون کے علاوہ دوسرون کی راحۃ و امنیۃ کو سلب کر لیگا - بلکہ اپنی کو بھی اپنی شہوتون کی
مین جلا کر نہایۃ بدبختی کی حالۃ مین ارتقا کو سدھار لیگا - پس امر معروف نہی منکر اور
معدّل اخلاق لازم ٹھیرا - اور دین اسلام کے اعظم فروض و واجبات یہی دو امر ہین
کی طرف رجوع ہوکا اور تمام ادیان مین اس قدر اہتمام ان دو امور کے لیے نہین ہوا - چونکہ
دین اسلام کے ارکان بہت ہین اور ہر ایک کو مدنیۃ مین فائدے کا بیان اور ان مین سے
ہر ایک کو سبب سعادۃ تامہ ہونے کی شرح موجب اس امر کا ہی کہ مین موضوع کلام سے خارج
ہو جاؤن - لہذا مین نے اپنے اوپر واجب جانا کہ ایک رسالہ بانفرادہا اس امر مین وضع کرون اور اسمین
بیان کرون کہ وہ مدنیۃ فاضلہ کہ جس کی آرزو مین حکما نے جانین گنوا دین ہرگز
انسان کو حاصل نہ ہو گا مگر دین اسلام کے ذریعے سے - اگر کوئی کہے کہ جب دین اسلام ایسا ہی
تو پھر مسلمان اس غمگین حالۃ مین کیون ہین تو مین جواب دیتا ہون کہ جب مسلمان تھے
جیسے کہ تھے - عالم بھی ان کے فضل پر شہادۃ دیتا ہے - لیکن اب اس قول شریف پر اکتفا
کرونگا - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم -

یہی ہی وہ مجمل جسے مین چاہتا تھا کہ نیچری طریقے کے مضار و مفاسد متعلقہ مدنیۃ و
ہیأۃ اجتماعیہ اور منافع ادیان کے باب مین بیان کرون - والسلام - راقم جمال الدین حسینی

ہیں جاتی ہیں۔ اور اسباب مدنیّہ کے حاصل کرنے میں کوشش کرنے لگتی ہیں۔
دین اسلام وہ یگانہ دین ہے کہ اعتقادِ بلا دلیل اور اتباع ظنون کی مذمت کرتا۔ کوری
اور بے بصری اور نابینائی کی راہ سے پیروی کرنے کی سرزنش فرماتا۔ امور میں
برہان کا طلب کرنا دینی امروں کو بتاتا۔ ہر جگہ عقل کی طرف خطاب کرتا۔ جمیع
سعادات کو عقل و بینش کا نتیجہ شمار کرتا۔ ضلالۃ کو بے عقلی اور عدم بصیرۃ کے
ساتھ نسبت دیتا۔ ہر ایک اصول عقائد کے لیے اس طور پر کہ عموم کو سود مند ہو حجۃ
قائم کرتا۔ بلکہ اکثر احکام کو اُن کے حکم اور فوائد کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔ (قرآن
شریف کی طرف رجوع ہو) کوئی دین ایسا نہیں ہے کہ جس میں یہ فضیلۃ ہو۔
میں ایسا گمان کرتا ہوں کہ غیر مسلمین بھی اس فضیلۃ و مزیّۃ کا اقرار کریں گے
مخفی نہ رہے کہ اصل دیانۃ عیسویّہ عبارۃ ہے تثلیث سے۔ جمیع نصاری اس بات
کو معترف ہیں کہ اس کا عقل سے سمجھنا ممکن نہیں (یعنی عقل سے درگزرنا
چاہیے تاکہ اُس کو سمجھیں) اصول دیانۃ برہما۔ اور یہ تو ہر شخص پر ظاہر ہے
کہ اکثر اُس کا عقل صریح کے مخالف ہے خواہ اُس دین والے اس امر کا اعتراف کریں یا نہ کریں
چوتھے یہ کہ چاہیے ہر اُمّتہ میں ایک جماعۃ علی الدوام سب لوگوں کی تعلیم میں
مشغول رہے۔ اُن کی عقلوں کی آرایش میں معارفِ حقّہ کے ساتھ کوتاہی
نہ کرے۔ سعادۃ کی راہوں کے سکھانے میں تقصیر نہ فرمائے۔ دوسرا گروہ
نفوس کی تقویم و تعدیل میں کوشش کرے۔ اوصافِ فاضلہ کو بیان اور اُن کے
فوائد کی شرح اخلاقِ رذیلہ کی توضیح اور اُن کی برائیوں اور ضرروں کی تبیین
کرے۔ اور امرِ معروف اور نہی منکر سے غافل نہ رہے۔ کیونکہ بالبداہۃ

تیسری بات

چوتھی بات امر معروف و نہی منکر اور تعلیم اور تعدیل اخلاق کا ہونا۔

قطعهٔ نوازش نامهٔ لطف شمول مع اردو ترجمهٔ ردّ نیچری عنایتی عالیجناب فضیلت مآب مجمع العلوم
منبع الفنون فاضل یکتا عالم بے ہمتا نور بخش دیدهٔ بینایان رہنمائے طریق نابینایان
اعنی مولنا سید جمال الدین الحسینی المصری الافغانی زاد اللہ فیوضہم و برکاتہم علی
سائر المسلمین مورود گشته زبان این ہیچمدان در بیان ثنا و ستایش ممدوح الیه
گنگ است و اشہب قلم در بادیهٔ تحریر کیفیتش لنگ لہذا ازان تخیل ناممکن الحصول
درگذشته بر آرٹکل صاحب مجلهٔ لندن که بشان ممدوح الیه شائع کرده بود و بر تقریر
مولوی عبد الغفور صاحب سابق ادیٹر اخبار دار السلطنة کلکته که در ابتدا
تحریر فرموده اند اکتفا نمودم نامهٔ عنایتی جناب موصوف را که در بارهٔ اجازت طبع
این نسخهٔ اردوے ردّ نیچری بدست خاص خود بنام فقیر رقم فرموده اند بذیل درج میکنم
باید که احدے از حضرات بلا اجازت فقیر و معاینه کنانیدن پروف از بنده در بارهٔ طبع
ثانی این رساله نکوشند۔

فقیر ابو معین محمد عضد الدین ۔ ۱۵ ذی الحجه ۱۲۹۹ھ

(نقل نامهٔ مولنا)

جناب صدیق فاضل مولوی محمد عضد الدین ابو معین منیجر محالات نظامت مرشدآباد
ترجمهٔ رسالهٔ حقیقت مذهب نیچری را بشما مفوض نمودم باید که آنجناب چنانچه حمیت اسلامیهٔ
شما اقتضا میکند در طبع آن رساله سعی نمائید و در تصحیح و تهذیب آن کوشش کنید
و اگر کسی خواهد که او را محرفاً و مصحفاً طبع کند باید که آن را منع کنید و بالجمله امر
طبع این رساله را بجهت بشما تفویض کردم شهر ۱۲ ذی الحجه الحرام ۹۹

جمال الدین الحسینی ۔

کتبه عبد الله کانپوری عفا الله عنه